تذکرہ

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری
نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ



مرتّبہ:
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری
نقشبندی مجدّدی

شعبہ نشرواشاعت:
دارالمبلّغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ عالیہ شیرربّانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

تذکرہ

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ

مرتبہ:

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیرربانی شرقپور شریف

شعبہ نشرو اشاعت

دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ

آستانہ عالیہ شیرربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

فون 0300-4243812 056-2591054, 042-37313356

www.sher-e-rabbani.com

زیر سرپرستی: فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

نام کتاب: تذکرہ صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ

مرتبہ: میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

پروف ریڈنگ: محمد عالم مختار حق

کاوش: محمد شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ

کمپوزنگ باہتمام: سعید احمد صدیقی (صدیقی پبلی کیشنز، لاہور)

خالد محمود نقشبندی مجددی، اردو بازار لاہور

مطبع: شفیق احمد شاکر پرنٹرز کچا رشید روڈ، لاہور

اشاعت اول: فروری 2012

اشاعت دوم: جولائی 2012

تعداد: 1000

شعبہ نشر و اشاعت

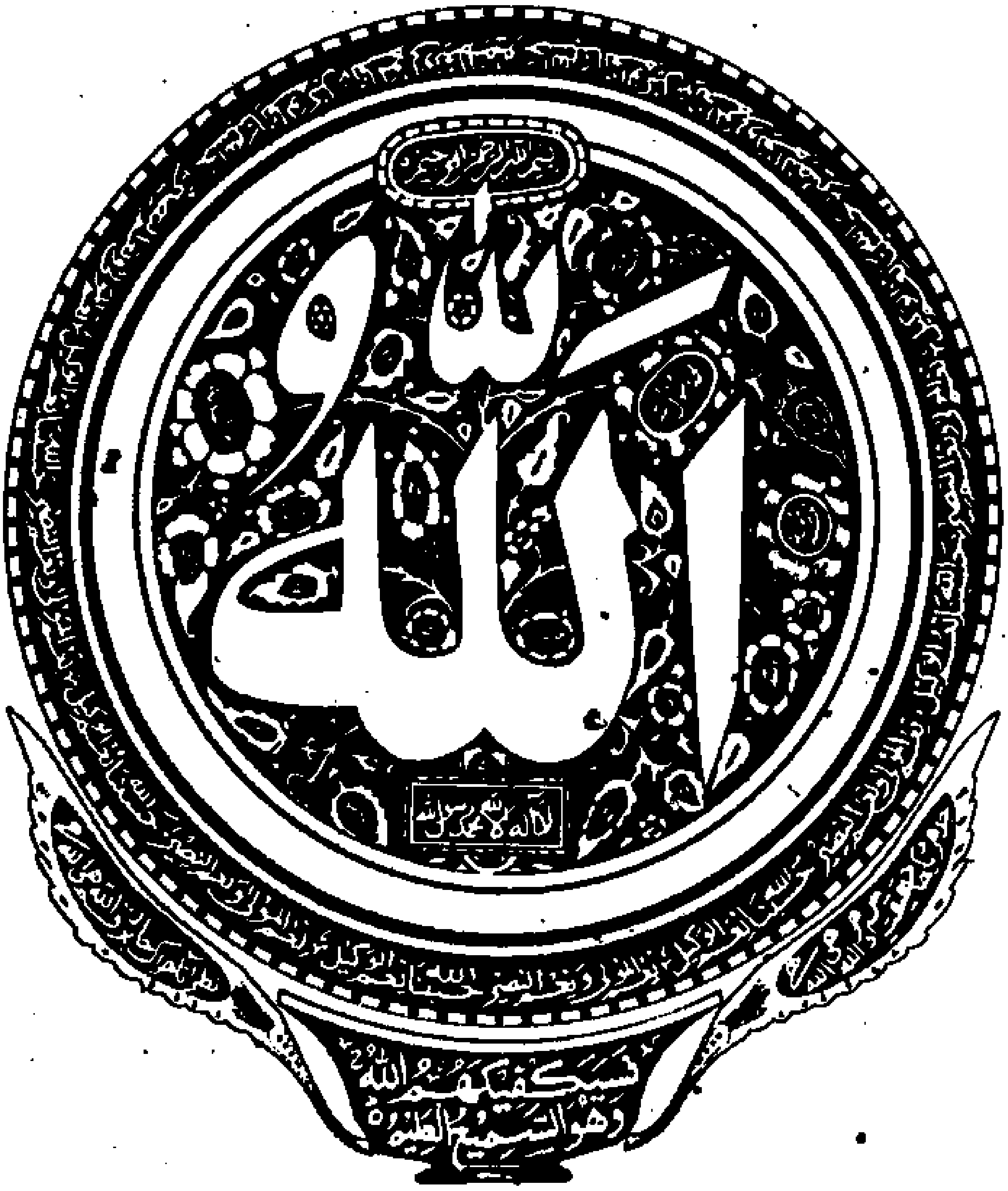
دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

فون 0300-4243812 056-2591054, 042-37313356

www.sher-e-rabbani.com

فہرست مضامین



یہ قطعہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا

رَضِینَا قسمۃ الجبار فینا

فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

حمدت اللہ حمداً لا فناہ — وحد الحمد لا یعلم سواہ

نصلی ثم بعد الحمد صدقا — علی الخیر البریۃ مصطفاہ

عزیزم صاحبزادہ میاں خلیل احمد میرا لختِ جگر تھا جو مجھے مورخہ ۵ جنوری ۲۰۱۲ء کو داغِ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میرے اس لختِ جگر نے باقاعدگی سے میرے زیر سایہ روحانی تربیت حاصل کی اور پھر مختلف روحانی منازل طے کرتا گیا۔ اس نے خانوادۂ نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانیہ کے طریقہ روحانیت کو ساری زندگی جاری رکھا اور بے شمار سالکانِ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کی تربیت کی اور اس کے حلقہ ارادت میں بلا مبالغہ ہزاروں مریدوں نے فیض حاصل کیا۔

اگرچہ ہر نفس کو دنیا سے جانا ہے اور کل نفس ذائقۃ الموت کے پیش نظر موت کی وادی میں پہنچنا ہے مگر مجھے اس عزیز کی رحلت پر بے پناہ صدمہ ہوا۔ یہ میرے بڑھاپے کا ایک ایسا سہارا تھا جسے کھو کر میں بڑا دکھ محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے ہر ایک شخص کو سرنگوں ہونا ہوتا ہے اور اس کے حکم کو تسلیم کرنا ہی ایمان کی علامت ہے۔ تاہم میں محسوس کرتا ہوں کہ خانوادۂ شرقپور شریف کی روحانی قدروں کو زندہ رکھنے میں آں عزیز کا بڑا ہاتھ تھا۔

اس نے ساری زندگی عبادات و ریاضت اور خانوادۂ مجددیہ نقشبندیہ کے فروغ کے لیے وقف کر دی تھی۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ اس نے میری زندگی ہی میں وہ روحانی منازل طے کر لیں جو عام طور پر سجادہ نشینان حضرات حاصل کرتے ہیں۔ آج اس کی یاد آتی ہے تو میں محسوس کرتا ہوں گویا وہ اب بھی میرے پہلو میں بیٹھا ہوا روحانی باتیں کر رہا ہے اور اعلیٰ حضرت شیر ربانی کی تعلیمات کو اپنے سادہ الفاظ میں لوگوں تک پہنچا

رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے نوازے اور سرکارِ دو عالم کی طفیل اسے حضرت مجدد الف ثانی کے فیوض برکات سے حصہ ملتا رہے۔ آمین!

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانیہ کے متوسلین یقیناً میری طرح ہی اس صدمہ سے دوچار ہوئے ہیں۔ میں ان سے اپنی نیک خواہشات کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ وہ مرحوم کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل پیرا رہیں تاکہ ان کے اعمال صالحہ بھی مرحوم کے لیے صدقہ جاریہ کے طور پر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں۔ میں اس حقیقت کا بھی برملا اعتراف کرتا ہوں کہ مرحوم ''پدر نتواند پسر تمام کند'' کے مصداق تھے اور یہی سبب ہے کہ ایک خلقت کثیر ان سے رشد و ہدایت حاصل کرنے کے لیے ان کے آستانہ پر حاضر رہتی تھی اور یہ بارگاہ ایزدی میں ان کی مقبولیت کی دلیل مبرہن تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات کو عالم برزخ میں جاری و ساری رکھے اور مرحوم کے برخوردار ولید احمد کو باپ کی روحانی اقدار کو آگے بڑھانے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

آمین بجاہ نبی الامین

میں اپنے ان وقتی تاثرات کو اس دعائیہ شعر پر ختم کرتے ہوئے رخصت ہوتا ہوں کہ

جب تک سکون و گردش ارض و فلک رہے
بجتا رہے الٰہی نقارہ ''خلیل'' کا

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری اور ان کے آباواجداد

عبدالستار عاصم

ترتیب واہتمام، فیصل یعقوب چودھری

یہ امر کس قدر روح پرور اور کیف آور ہے کہ جب بھی کوئی اللہ والا، بزرگ اور ان اللہ اس دنیا سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر جاتا ہے تو قدرتی طور پر اولیاء کے پورے سلسلہ کی تاریخ توصیف اور تبلیغ پر نظر چلی جاتی ہے۔ مورخہ 5 جنوری 2012ء کو صبح شیراز ... ایڈووکیٹ نے راقم کو فون کیا کہ صاحبزادہ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ آج واصل بہ حق ہوگئے ہیں۔ **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن**۔ یہ خبر راقم کے لیے اس قدر اندوہناک اور باعثِ غم تھی کہ الفاظ جذبات رقم کرنے سے قاصر ہیں۔ البتہ اسی وقت سلسلہ اولیاء کی پوری تاریخ ذہن میں ایک فلم کی طرح چل گئی کہ نبی پاک ﷺ کے چند قریبی صحابہ کرامؓ سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ اولیاء آج تک کے گئے گزرے دور میں بھی قائم و دائم ہے اور اس فانی دنیا کے دن رات نورِ بصیرت سے روشن کیے ہوئے ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ برصغیر میں اسلام کی اشاعت تین طبقوں نے سرانجام دی۔ (۱) صوفیہ (۲) مسلم تاجر (۳) مسلم فاتحین۔ مسلمان تاجروں کی تجارت (لین دین) سے یہاں کے لوگ اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کی دیانت و صداقت اور محبت کے گرویدہ ہوتے چلے گئے۔ مسلم فاتحین میں سب سے پہلے محمد بن قاسم نے اسلامی فتوحات کو ملتان تک پہنچایا، بعد میں سلطان محمود غزنوی کی فتوحات کا آغاز ہوا۔ اس کے ساتھ ہی برصغیر میں صوفیائے کرام کی آمد کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا اور نہ صرف پنجاب بلکہ بنگال، سندھ، گجرات، دکن اور کشمیر تک اسلام کی روشنی پھیلتی چلی گئی۔

اسلامی فتوحات سے جب ہندوستان میں اسلام کا بول بالا ہوا تو یہاں پر نہ صرف عرب بلکہ بلادِ عجم سے بھی علماء و مشائخ آنے شروع ہوگئے تھے۔ جن کے ساتھ اُن کے

عقیدت مند و شاگرد اور مصاحبین بھی تھے۔ انہی ایام میں شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد جو کہ پٹھان تھے اور افغانستان میں جنہیں شاہی خاندان کے اساتذہ ہونے کا شرف حاصل تھا، بھی آئے۔ وہاں پر ان کی علمی و دینی فضیلت کی بنا پر عوام و خواص انہیں "مخدوم" کے لقب سے پکارتے تھے۔ صداقت و شرافت اور تقویٰ و طہارت کے اوصاف کے حامل اس خاندان نے سب سے پہلے خطۂ پنجاب کے مشہور تاریخی شہر دیپالپور میں اقامت اختیار کی۔

کچھ عرصہ بعد دیپالپور جب قحط سالی کا شکار ہوا تو اس خانوادے نے وہاں سے نقل مکانی کر کے قصور کو اپنا مسکن بنالیا۔ اُس عہد میں قصور ایک اہم علمی اور دینی مرکز کی حیثیت اختیار کیے ہوئے تھا اور درس و تدریس میں ایک نمایاں مقام رکھتا تھا۔ علمی لحاظ سے اُن دنوں قصور کے دور دور تک ڈنکے بجتے تھے۔ اور یہاں کی آب و ہوا بھی بڑی معتدل و خوشگوار تھی۔ اس خانوادے کے تین افراد تھے جن میں سے دو غیر شادی شدہ تھے۔ اور ایک شادی شدہ تھا۔ ان بزرگوں کے نام کہیں بھی تذکرے میں مرقوم نہیں اور نہ ہی ان کے مفصل حالاتِ زندگی پر کہیں کسی نے روشنی ڈالی ہے۔ چونکہ یہ لوگ علم، ادب اور فضل میں بڑی شہرت رکھتے تھے لہٰذا قصور کے پٹھان اور دیگر رؤسائے شہر ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہونے کو ایک سعادت خیال کرتے ہوئے ان کے حلقہ بگوش ہوتے چلے گئے۔ اس اثنا میں جو بزرگ شادی شدہ تھے۔ وہ واپس دیپالپور جا بسے اور دوسرے نے کوٹ پیراں قصور میں رہائش اختیار کر لی؛ تیسرے نے پکا قلعہ قصور کو اپنا مسکن بنالیا۔ اس خانوادے کے اولین دو بزرگوں کے جانشینوں یا اولاد کے متعلق کچھ پتا نہیں چلتا لیکن تیسرے بزرگ جن کی پکا قلعہ قصور میں رہائش تھی ان کا نام حافظ ہاشم بتایا گیا ہے۔ ان کی پشت سے حافظ محمد کی پیدائش ہوئی اور ان کی پشت سے حافظ صالح محمد نام کے بزرگ نے جنم لیا۔ آپ کو حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کے جدِ اعلیٰ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حافظ صالح محمد کے متعلق روایت ملتی ہے کہ آپ بڑے متقی و پرہیزگار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ اپنے ہاتھ سے قرآن حکیم لکھ کر اپنی اور اپنے بچوں کی روزی کماتے تھے اور اپنی گزر اوقات کرتے تھے۔

آپ ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی وروحانی تعلیم سے بھی آراستہ وپیراستہ تھے۔ یہی حافظ صالح محمدؒ قطب ربانی، شیر یزدانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے والد کے جداعلیٰ تھے۔ حافظ صالح محمد کے صاحبزادہ حضرت بابا غلام رسولؒ نے کم عمری میں ہی فارغ التحصیل ہونے کا شرف حاصل کیا اور بعد ازاں آپ ظاہری و باطنی علوم سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ شہر کے مفتی اعظم بھی کہلائے۔ کہا جاتا ہے کہ جب رنجیت سنگھ نے قصور پر یورش کی تھی تو اس نے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ مہاراجہ نے اس وقت کے قصور کے حکمران نواب قطب الدین کی سرزنش کی خاطر سارے قصور شہر کو تاخت وتاراج کر ڈالا۔ زبردست تباہی ہوئی جس کے نتیجے میں وہاں کے لوگ خصوصاً مسلمان قصور چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ حضرت بابا غلام رسول کی شہر میں کوئی لمبی چوڑی جائیداد تو تھی نہیں، بس اپنی کتابیں ساتھ لیں جنہیں آپ اپنی متاع حیات سمجھتے تھے اور چند شاگردوں کے ساتھ نقل مکانی کر کے حجرہ شاہ مقیم میں مقیم ہو گئے۔ حضرت بابا غلام رسولؒ نے حجرہ شاہ مقیم کی مسجد میں دو صاحبزادوں کو دیکھا تو آپ نے فنی لحاظ سے ایک کی تختی پر "الف" اور دوسرے کی تختی پر "ب" لکھ دیا۔ یہ دونوں صاحبزادے حضرت قطب امامؒ صاحب کی اولاد تھے۔ جب یہ دونوں گھر گئے تو قطب امام صاحب تختیوں کو دیکھ کر آگاہ ہوئے کہ یہ کوئی صاحب علم ہیں انہوں نے حضرت بابا غلام رسول صاحب کو کہا آپ یہیں ٹھہر جائیں آپ کے طلبہ کے کھانے پینے اور رہائش کا انتظام ہو جاتا ہے اور ہمارے صاحبزادوں کو بھی پڑھا دیا کریں۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب حسب ارشاد قطب امامؒ حجرہ شاہ مقیم میں اقامت گزین ہو گئے بعد میں بابا غلام رسولؒ صاحب قطب امام صاحب کے مرید بن گئے۔ چند سال بعد حجرہ شاہ مقیم پر بھی سکھوں نے دھاوا بول دیا وہاں کے مسلمان دفاعی لحاظ سے مضبوط نہ تھے جس وجہ سے سکھوں نے مسلمانوں کا بڑی بے دریغی سے خون بہایا۔ ان کی املاک تک کو تاخت وتاراج کر ڈالا اور خوب لوٹ مار بھی کی۔ ان دنوں حضرت بابا غلام رسول اور خواجہ صاحبؒ کے بچوں نے ایک ویران کنوئیں میں چھپ کر اپنی جانیں بچائی تھیں۔ جب سکھوں کی یورش

کچھ تھمی، بر چھا گردی کا قدرے سکون ہوا تو حضرت بابا غلام رسولؒ اپنے مرشد حضرت خواجہ قطب امامؒ کے حکم پر کچھ زرگروں کے ساتھ سرزمین شرقپور چلے آئے۔ پھر مستقل طور پر آپ نے شرقپور میں سکونت اختیار کر لی۔ یہاں پر بھی کچھ عرصہ بعد آپ نے درس وتدریس کا کام سرانجام دینا شروع کر دیا۔ اس طرح آپ کی علمیت کا دور دور تک چرچا ہونے لگا۔ دور دراز سے طالبانِ علم یہاں پر آتے اور اپنی علمی پیاس بجھانے کے ساتھ ساتھ اپنے دلوں کو بھی باطنی روشنی سے منور کرتے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں اب "جامع مسجد حضرت میاں صاحب" ہے۔ یہ جگہ کوڑے کرکٹ کے لیے مختص تھی، سارے گاؤں والے یہاں پر کوڑا پھینکا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے شاگردوں کی مدد سے یہ جگہ صاف کروائی اور یہاں ہی پر مسجد کی تعمیر کا آغاز کر دیا۔ خود بھی اس کی تعمیر میں بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ یہاں پر ایک توت کا درخت ہونے کی وجہ سے مسجد نے "توت والی مسجد" کے نام سے شہرت پائی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی لکھی ہوئی حمائل کو 125 روپے میں بیچ کر اس مسجد میں ایک کنواں بھی کھدوایا تھا۔ جو کہ ابھی تک مسجد کے ساتھ موجود ہے۔ اس کنوئیں کے پانی کے متعلق لوگوں میں کئی باتیں مشہور ہیں جنہیں لوگ آپ کی کرامات کا نام دیتے ہیں۔ آپ نے مسجد کے لیے ایک خوبصورت دروازہ بھی بنوایا تھا جس پر "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ" کندہ تھا۔ اس مسجد میں قرآن وحدیث اور فقہ کی تعلیم دی جاتی تھی اور آپ کے پاس علم کے حصول کے لیے نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو اور سکھ مذہب کے لوگ بھی آتے تھے۔ آپ اپنے اخلاق ومحبت اور تقویٰ و طہارت کی وجہ سے لوگوں میں بڑی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور لوگوں نے آپؒ کو ایک ولی کامل کا لقب دے رکھا تھا۔

شرقپور شریف میں ان دنوں طاعون کی بیماری کا دور دورہ ہو گیا تھا۔ لوگ انتہائی پریشان ہو گئے تھے کیونکہ اس وباء نے پورا علاقہ ہی اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ لوگوں نے جب یہ صورتحال دیکھی تو بہت سوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے استدعا کی کہ اب آپ ہی کچھ ہماری مدد فرمائیں تاکہ اس بلائے ناگہانی سے ہم پیچھا چھڑا سکیں۔ آپ نے لوگوں

سے ایک نقارہ لانے کو کہا اور جب نقارہ آ گیا تو اس پر آپ نے اپنے ہاتھوں سے یہ دعا لکھی:

لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة

المصطفی ﷺ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمة

یہ دعا لکھنے کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم اب یہ نقارہ مسجد کی چھت پر لے جاؤ، اسے خوب زور زور سے پیٹو (بجاؤ) اور اس کے ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ دیکھو پہرے دار ہوشیار رہیں اگر کوئی شہر سے باہر جاتا نظر آئے تو مجھے ضرور اطلاع دی جائے۔ لہٰذا لوگوں نے وہ نقارہ رات کی تاریکی میں مسجد کی چھت پر خوب پیٹا اور ایک پہرے دار نے اسی دوران ایک عورت کو انتہائی پریشانی کی حالت میں شہر سے باہر نکلتے دیکھا تو اس نے فوراً ہی حضرت بابا غلام رسول سے بیان کیا تو بابا صاحبؒ نے فرمایا: ارے وہ بھلا کوئی عورت تھوڑی تھی وہ تو طاعون کی بیماری تھی جو کہ روتی پیٹتی ہوئی اب یہاں سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو چکی ہے اور لوگوں نے دیکھا کہ چند ہی دنوں میں سارا شہر تیزی سے صحت یاب ہونا شروع ہو گیا اور لوگوں کے چہرے ہشاش بشاش دکھائی دینے لگے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اب شرقپور شریف کے لوگ ہمیشہ امن وحفاظت سے زندگی بسر کریں گے۔ حضرت بابا غلام رسولؒ کی اولاد میں سے حضرت میاں عزیز الدین ہوئے ہیں۔

روایت ہے کہ جب قطب ربانی، شیر یزدانی حضرت میاں شیر محمدؒ کی پیدائش ہوئی تو اسی اثناء میں حضرت بابا غلام رسول صاحبؒ مسجد میں عبادت وریاضت میں مصروف تھے۔ جب انہیں شیر ربانی کی پیدائش کی اطلاع موصول ہوئی تو آپ کے چہرے پر مسرت وخوشی کی لہر دوڑ گئی اور آپ کا چہرہ مبارک کھلتے ہوئے پھول کی مانند ہو گیا۔ آپ نے فوراً ہی حکم دیا کہ میرے اس ننھے نومولود کو مسجد میں لایا جائے۔ آپ کے ارشاد کی فوری تعمیل ہوئی تو آپ نے نومولود کو پکڑا اور اس کے منہ میں اپنی زبان رکھ دی۔ نومولود نے اسے چوسنا شروع کر دیا۔

اس واقعے کو خود حضرت میاں شیر محمدؒ بھی گاہے بگاہے اپنے خواص کو سنایا کرتے تھے۔ آپ کبھی کبھی بڑے جوش اور محبت سے یہ کہا کرتے تھے کہ اسی وجہ سے میری نسبت

سلسلہ قادریہ سے قائم ہوئی ہے۔ حضرت بابا غلام رسولؒ نے اس نومولود بچے کو اس کا بوسہ لیتے ہوئے فرمایا تھا کہ آپ لوگ کیا جانیں یہ بچہ کتنی بڑی شخصیت ہے؟ یہ اللہ کا شیر ہے۔ شیر محمد ہے۔ جس کی پیدائش کی پیشگی اطلاع اولیاء اللہ نے ہمارے بزرگوں کو دی تھی۔

قطب ربانی شیر یزدانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے والد گرامی قدر کا نام حضرت میاں عزیز الدینؒ ہے۔ آپ بڑے نیک، پاکباز اور زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے۔ خدا ترسی آپ کا شعار تھا۔ آپ کی طبیعت میں اتباع شریعت اور عبادت و ریاضت کا میلان ہر وقت ٹھاٹھیں مارتا رہتا تھا۔ یہ وہ دور ہے کہ جب قطب ربانی شیر یزدانی حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ دنیا و مافیہا سے بالکل لاتعلق ہو چکے تھے اور آپ اکثر گھر سے جنگلوں، بیابانوں میں نکل جایا کرتے تھے اور یادِ الٰہی میں محو و مستغرق رہا کرتے تھے۔ ان دنوں آپ کی عجیب استغراقی حالت ہو چکی تھی اور آپ اکثر روتے رہتے تھے۔

حضرت میاں عزیز الدینؒ بھی اپنے صاحبزادے کو اوروں کی طرح سائیں لوگ ہی گردانتے تھے۔ چونکہ میاں شیر محمد صاحبؒ ان کے اکلوتے چشم و چراغ تھے، اس لیے زوجہ محترمہ کے انتقال کے بعد آپ دیگر لوگوں کے اصرار پر دوسری شادی کرنے پر رضامند ہو گئے۔ دوسری اہلیہ سے میاں شیر محمد صاحبؒ کے بھائی حضرت غلام اللہ ثانی لاثانیؒ نے جنم لیا۔

مشہور روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت میاں عزیز الدین تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد رات کی تاریکی میں کسی سرکاری دورے پر کہیں جا رہے تھے تو راستے میں ایک جگہ اچانک ایک نقاب پوش نے ان کا راستہ روک لیا۔ آپ اپنے گھوڑے سے اترنے کی کوشش میں ہی تھے کہ اس نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: جناب میاں صاحب! آپ جس لڑکے کو بالکل سیدھا سادہ اور "سائیں لوک" تصور کرتے ہیں وہ اپنے دور کی ایک بہترین اور باکمال شخصیت کا حامل ہوگا۔ یہ وہ آفتابِ ولایت ہوگا کہ جس کی ضیاء پاشیاں دور دور تک کے تاریک دلوں کو روشن کریں گی۔ یہ فیوض و برکات کا منبع ہوگا اور لوگ اسے تسلیم کریں گے۔ اس بچے کی شہرت تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ

آپ یہ سب کچھ نہیں دیکھ پائیں گے کیونکہ جب اس نیک بخت اور سعادت مند بچے کا عروج ہوگا آپ اس دنیا میں نہیں ہوں گے۔لہٰذا آپ کے لیے مناسب یہی ہے کہ آپ اس بچے سے انتہائی نرمی اور پیار و محبت سے پیش آیا کریں۔اس نقاب پوش کی گفتگو میاں عزیز الدین صاحب نے ذہن نشین کر لی اور آئندہ کبھی بھی کوئی سخت سست بات میاں صاحب سے نہ کی بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ اپنے بیٹے کا خیال رکھنا شروع کر دیا۔علاوہ ازیں اپنے علاقے کے لوگوں سے بھی یہ بات کہہ دی کہ میاں شیر محمد آپ سے کچھ مانگیں تو تم اسے دے دیا کرو اور پیسے جب میں واپس آیا کروں تو مجھ سے لے لیا کرو۔چنانچہ پھر جب بھی آپ واپس شرقپور شریف آتے تو آتے ہی لوگوں سے پوچھتے کہ اگر تم لوگوں سے میرے بیٹے شیر محمد نے کچھ لیا ہے تو آ کے مجھ سے پیسے وصول کر لو۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ قطب ربانی شیر یزدانی میاں صاحبؒ بڑے فیاض واقع ہوئے تھے اور اکثر مقروض رہا کرتے تھے۔لہٰذا جب بھی آپ کے والد گرامی قدر شرقپور شریف تشریف لاتے تو سب سے پہلے اپنے بیٹے کا قرض ہی ادا کیا کرتے تھے۔

قطب ربانی شیر یزدانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری سے چھوٹے اور حقیقی بھائی اور آپؒ کے خلیفہ اول حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی لا ثانی شرقپوری 1891ء کو شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں میاں عزیز الدینؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔آپ کا نام میاں غلام اللہ تھا لیکن ثانی لا ثانی کے لقب سے زیادہ معروف و مشہور ہوئے۔کہا جاتا ہے کہ آپ کو یہ لقب قطب ربانی شیر یزدانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے مرید خاص جناب حاجی عبدالرحمٰن قصوریؒ نے عطا کیا تھا اور آج بھی میاں غلام اللہ صاحبؒ اپنے متوسلین اور مریدین میں حضرت میاں ثانی لا ثانیؒ کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

حضرت ثانی لا ثانیؒ چونکہ شیر ربانی حضرت میاں صاحبؒ کے دست مبارک پر بیعت کر چکے تھے اور قبلہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے بڑے خلوص سے انہیں راہِ سلوک کی منازل طے کرانا شروع کر دی تھیں اور کمالِ مہربانی سے انہیں شرف خلافت بھی عطا کر دیا

تھا۔ بالخصوص قبلہ میاں صاحبؒ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ان پر ایک نگاہ ولایت ڈال کر سالوں کا سفر گھنٹوں میں طے کر دیا تھا۔ جب قبلہ حضرت میاں صاحبؒ کا وصال ہوا تو آستانہ شیر ربانی کے تمام متوسلین اور مریدین آپ کو دل و جان سے چاہنے لگ گئے تھے یہ ان کی زندگی کے اس نئے سفر کا آغاز تھا جسے انہوں نے اللہ کے فضل اور حضور نبی کریم ﷺ کی مہر سے بڑی سرعت سے طے کیا، اس طرح سرچشمہ ربانی جاری و ساری ہو گیا جو کہ قیامت تک یونہی بہتا رہے گا اور پیاسے اپنی تشنگی بجھاتے رہیں گے۔

حضرت میاں غلام اللہ ثانی صاحبؒ نے اپنے پیرو مرشد اور برادرِ اکبر حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی شاندار دینی و روحانی روایت کو مساجد کی تعمیر سے نہ صرف آگے بڑھایا بلکہ انہوں نے سرزمینِ شرقپور شریف میں ایک ایسے علمی و روحانی اور دینی ادارے کی بھی بنیاد رکھی جس کی ضرورت یہاں کے مسلمانوں کو بہت پہلے سے تھی۔

1944ء میں مین بازار شرقپور شریف میں ''جامعہ حضرت میاں صاحب'' کے نام سے ایک ادارہ بنایا گیا۔ ''حزب الرسول'' شرقپور کی ایک مشہور تنظیم تھی، اس کے سرپرست اعلیٰ حضرت ثانی لاثانی تھے۔ یہی وہ تنظیم تھی کہ جو اس ادارے کو چلانے کا اہتمام و انصرام کرتی رہی۔

شیر ربانی قطب حقانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے خلیفہ اول و سجادہ نشین حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی لاثانی کو اللہ تعالیٰ نے چار صاحبزادیوں اور تین صاحبزادوں سے نوازا، صاحبزادگان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

1) حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد صاحب مرحوم و مغفور
2) شمس المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد شرقپوری نقشبندیؒ
3) فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

قبلہ حضرت ثانی لاثانیؒ کے یہ صاحبزادے ان کے مشن کو دن رات جاری و ساری

رکھے ہوئے ہیں اور اس سلسلے میں وہ کبھی بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے اور خصوصاً فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہ نے تو آپؒ کے پاکیزہ مشن کو ملک سے باہر بھی اطراف واکناف عالم میں خوب پھیلایا ہے۔ اور ہر وقت آپ اشاعتِ دین کے لیے پرعزم اور سرگرم عمل ہی رہتے ہیں۔

حضرت ثانی لاثانیؒ کا عرس مبارک آپ کے ہی کے زیر اہتمام و انصرام 18,17 اکتوبر کو ہر سال منعقد کیا جاتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ فخر المشائخ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ 23 فروری 1933ء بمطابق 27 شوال 1351ھ جمعرات کے روز بوقت صبح حضرت قبلہ میاں ثانی لاثانیؒ کے ہاں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ جب آپ کی پیدائش ہوئی تو قبلہ حضرت ثانی لاثانی مسجد میں فجر کی نماز ادا کرنے میں مشغول تھے۔ نوید ملتے ہی آپ کا چہرۂ مبارک مسرت وانبساط سے کھل اٹھا "چشمۂ فیض شیر ربانی" کے مصنف رقمطراز ہیں کہ جب آپ کے ہاں فخر المشائخ کی پیدائش ہوئی تو کسی عورت (مائی گاماں) نے کہا کہ یہ بچہ تو جمیل (خوبصورت) ہے تو آپ نے فرمایا۔ جمیل تو صرف احمد ﷺ کی ذات ہے تو ہم اس طرح کرتے ہیں کہ جمیل اور احمد کو ملا کر اسی شہزادے کا نام جمیل احمد رکھ دیتے ہیں۔ سو حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد واقعی اسم بامسمّٰی (مظہر جمال احمد ﷺ) ہیں۔ آپ کے والد مکرم میاں غلام اللہ المعروف ثانی لاثانیؒ صاحب ہیں اور میاں عزیز الدین صاحب آپ کے دادا جان ہیں۔ گویا آپ کا پورا نام اس طرح بنا کہ جمیل احمد بن غلام اللہ بن عزیز الدین۔

حضرت فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب مدظلہ العالی نہ صرف تصنیف و تالیف سے بڑا شغف رکھتے ہیں بلکہ تصنیف و تالیف کی اہمیت سے بھی بخوبی واقف ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ علماء اور فضلاء سے بڑے ادب اور احترام سے ملتے ہیں۔ آپ ہمیشہ عوام و خواص کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے کوشاں نظر آتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے نہ صرف متعدد کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں بلکہ بہت سی دینی و مذہبی کتابیں

چھاپ کر لوگوں میں مفت تقسیم بھی فرمائیں۔ ذیل میں آپ کی مشہور تصانیف کے نام لکھے جاتے ہیں:

1) مسائل نماز
2) تذکرہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ
3) ارشاداتِ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ
4) عربی گرائمر
5) تذکرۂ مشائخ نقشبند (دو جلد)
6) تذکرۂ شیر ربانی علیہ الرحمۃ
7) مجدد الف ثانیؒ (تین جلد)

اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

فخر المشائخ حضرت میاں صاحبزادہ صاحب مدظلہٗ العالی نہ صرف ایک سچے اور پکے عاشق رسول ﷺ ہیں بلکہ فنافی الرسول ہیں۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، بولنا چالنا، سونا، جاگنا، کھانا، پینا اور لباس وغیرہ الغرض یہ کہ اوڑھنا بچھونا تک سنت رسول ﷺ کے عین مطابق ہے۔ سر پر عمامہ اور ٹوپی، جبہ مبارک اور پاجامہ مختصراً ہر چیز ہی سنت نبوی ﷺ کی غمازی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ و ثانی لاثانی علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ نے ایک صاحبزادی اور چار صاحبزادوں سے نوازا۔ صاحبزادگان کے نام یہ ہیں:

1) حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ
2) حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری
3) حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری
4) حضرت صاحبزادہ میاں غلام نقشبند مرحوم و مغفور

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری حضرت فخر المشائخ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ جو 1955ء میں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حضرت فخر المشائخ نے ان کے کان میں اذان پڑھی اور خلیل احمد نام رکھا اور سنت کے مطابق پیدائش سے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا گیا۔ حضرت صاحبزادہ نے میٹرک تک تعلیم شرقپور شریف میں حاصل کی۔ قبلہ فخر المشائخ کے دست اقدس پر بیعت سے سرفراز ہوئے۔ اور آپ کو خلیفہ مجاز ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ حضرت کی اجازت سے آپ نے اللہ اللہ بتانے کا سلسلہ شروع کیا اور لاکھوں کی تعداد میں آپ کے مریدین ہیں۔
1973ء میں آپ کو مریدین کو بیعت کرنے کی اجازت اپنے والد ماجد پیر طریقت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب سے ملی اور اب تک آپ لاکھوں لوگوں کو بیعت فرما کر اس سلسلے میں داخل کر چکے ہیں شروع ہی سے آپ کا ذہن دینی تعلیم اور تبلیغ کی طرف مائل تھا۔ آپ اکثر سفر میں رہتے، دینی جلسوں، کانفرنسوں اور تبلیغی دوروں پر جانا آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا اس غرض سے چاہے آپ کہیں بھی ہوں، جمعہ کی ادائیگی کے لیے آستانہ عالیہ شیر ربانی پر حاضر ہوتے۔ رسالہ ''نورِ اسلام'' کی ادارت بھی آپ کے ذمہ تھی۔ جس میں دین اسلام کی آگہی کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے تھے۔ طبیعت میں اعلیٰ درجے کی انکساری تھی۔ تحمل اور بردباری کے پیکر تھے۔ روحانیت اور سلوک کے رموز سے مکمل آشنا تھے۔ مریدین کا یقین یہی ہے کہ آپ جس کے حق میں بھی دعا فرما دیتے اس کا کام ہو جاتا مگر پھر بھی آپ فرماتے کہ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔ پس بزرگوں کا صدقہ ہے اور اللہ کا کرم ہے کہ لوگ ایسا گمان کرتے ہیں۔ تصویر بنوانے سے آپ سخت نفرت کرتے تھے۔ عورتوں کو نہ مریدین میں شمار کرتے تھے اور نہ ہی نجی محفلوں میں آنے کی اجازت دیتے تھے۔ نہایت متقی پرہیزگار تھے۔ آپ کی راتیں نوافل پڑھتے ہوئے گزرتیں۔

(روزنامہ آج کل مورخہ 13 جنوری بروز جمعۃ المبارک)

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

محمد شیراز فیض بھٹی

شرقپور شریف کا مقام حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے نام سے منسوب ہے۔ انہوں نے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو برصغیر پاک و ہند میں عام کرنے میں جو کردار ادا کیا۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔ وہ عالم تصوف کے سرتاج تھے جنہوں نے اپنے خلفاء کو شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت کی منازل طے کروا کر تصوف کی اصل روح سے متعارف کروایا وہ عالمِ باعمل اور صوفی صادق تھے اور ان کے سچے کردار کی وجہ سے وہ آج تاریخ کے اوراق میں زندہ و تابندہ ہیں۔ ان کے وصال کے بعد ان کے برادرِ حقیقی حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نے ان کے مشن کو انہی کے انداز میں زندہ رکھا اور انہوں نے شرقپور شریف میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی یاد میں ایک دینی مدرسہ "جامعہ حضرت میاں صاحب" کے نام سے قائم کیا اور اس ادارے کی سرپرستی اور نگہبانی خود فرمائی۔

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی کے وصال کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی نے خانقاہ شرقپور شریف کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کروایا۔ ویسے تو حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری مجددی نے بہت سی کتب کو شائع کر کے لوگوں میں مفت تقسیم کیں لیکن اسلامی لٹریچر خصوصاً سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اکابر بزرگان دین کی زندگی کے حالات اور معمولات کی اشاعت کا باقاعدہ آغاز حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی ذاتی کاوش کا نتیجہ ہے۔

انہوں نے سال 1955ء میں نورِ اسلام کے نام سے ایک ماہانہ رسالہ کی اشاعت کا آغاز کیا جو الحمد للہ آج تک جاری و ساری ہے۔ نورِ اسلام کی مسلسل اشاعت کے 56 سالوں کے دوران اس کے خصوصی نمبر بھی شائع ہوئے جن میں شیرِ ربانی نمبر، امام اعظم نمبر اولیائے نقشبند نمبر، مجدد الف ثانی نمبر، ثانی لاثانی نمبر اور گولڈن جوبلی نمبر شامل ہیں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی کی علمی خدمات تو لامحدود ہیں جن پر علیحدہ سے ان شاء اللہ ایک کتاب مرتب کی جائیگی کیونکہ ان کی علمی خدمات کا سلسلہ ابھی جاری و ساری ہے۔ مورخہ 5 جنوری 2012ء کو حضرت صاحب کے رفیق خاص محترم محمد اشفاق پٹواری سکنہ موہلنوال نے بذریعہ موبائل فون راقم کو یہ اطلاع دی کہ صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی جو کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس خبر نے مجھ ناچیز کو بہت غمگین کر دیا۔ صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری ایک درویش صفت انسان تھے راقم کی ان سے کئی ملاقاتیں ہوئیں۔

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سال 1955ء میں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حضرت فخر المشائخ نے آپ کے کان میں اذان پڑھی اور خلیل احمد نام رکھا۔ سنت کے مطابق پیدائش سے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا گیا۔ صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ نے میٹرک تک تعلیم شرقپور شریف میں حاصل کی علاوہ ازیں کئی دینی کتب کا مطالعہ کیا اور اپنے والد

گرامی کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ کو والد گرامی کی طرف سے خلافت سے سرفراز کیا گیا اور سال 1972/73 سے آپ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے خلیفہ مجاز کی حیثیت سے مذہبی، دینی، روحانی اور علمی پروگراموں میں شرقپور شریف کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی نمازِ جنازہ مورخہ 06-01-12 بروز جمعۃ المبارک ان کے بڑے بیٹے صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری نے پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں ملک بھر کے طول وعرض سے علما، مشائخ، وکلاء، ڈاکٹر صاحبان، جج صاحبان، اعلیٰ سول وفوجی افسران کے ساتھ ساتھ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت فرمائی۔ خصوصاً جسٹس منیر احمد مغل، جسٹس (ر) نذیر احمد غازی، علامہ محمد منشا تابش قصوری، علامہ راغب حسین نعیمی، علامہ عبدالستار سعیدی، پیر عظمت علی شاہ آف کیلیانوالہ شریف، پیر طیب علی شاہ کرمانوالہ، پیر سید محفوظ مشہدی، علامہ شاہد گردیزی، سید عابد گردیزی، قاضی عبدالغفار، سردار محمد خان لغاری، علامہ آغا ابوبکر جان، پیر عثمان نوری قاری غلام رسول، عبدالستار عاصم حضرت صاحبزادہ میاں غلام نذیر احمد نقشبندی مجددی اور صدر تحریک تکمیل پاکستان ڈاکٹر یعقوب ضیاء اور دوسرے احباب نے اپنی تمام ذاتی مصروفیات کو معطل کر کے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

(انور عباس انور)

صاحبزادہ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری، برصغیر پاک و ہند کے شہرہ آفاق بزرگ اور ولی اللہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے بڑے صاحب زادے تھے، آپ کے دادا حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی لاثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے برادر حقیقی تھے۔ حضرت صاحب زادہ میاں خلیل احمد صاحب کی ولادت 15 اکتوبر 1955ء میں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند بانی تحریک نقشبند اور مبلغ مجددیت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کے ہاں ہوئی...... اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کے چار صاحبزادے ہیں جن میں صاحبزادہ میاں سعید احمد، صاحبزادہ میاں جلیل احمد سابق ایم این اے و سابق ضلع ناظم شیخوپورہ اور صاحبزادہ میاں غلام نقشبند اور حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شامل ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب سب سے بڑے فرزند ہیں۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے گھر پر ہی حاصل کی اور آپ کا بچپن کا زمانہ بڑا صاف ستھرا گزرا.......... آپ نے حضرت حافظ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن کی تعلیم حاصل کی.......... آپ کے والد صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی تربیت کا اثر تھا کہ آپ چھوٹی عمر سے ہی دوسرے بچوں کی طرح کھیل کود میں پڑنے کی بجائے دینی خدمات کی جانب متوجہ رہتے تھے اور دینی امور کی انجام دہی میں خوشی اور مسرت محسوس کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بچپن ہی سے نماز پنجگانہ کی ادائیگی کو اپنا شعار بنا لیا تھا۔ جب میاں خلیل احمد صاحب کی عمر بارہ سال ہوئی تو آپ اپنی والدہ اور والد کے ہمراہ

نماز تہجد بھی پڑھنے لگے اور والدین کی طرف سے جو انہیں جیب خرچ ملتا وہ بھی راہ خدا میں ضرورت مند بچوں میں تقسیم کر دیتے............

1972ء میں گورنمنٹ پائیلٹ سیکنڈری سکول شرقپور سے میٹرک کا امتحان پاس کیا، زمانہ طالب علمی کا ایک واقعہ بڑا مشہور ہوا جس سے آپ کی شعائر اسلامی سے محبت عیاں ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ سکول میں یونیفارم میں خاکی پینٹ لازمی پہننا ہوتی تھی مگر آپ نے انگریزی لباس پہننے سے انکار کر دیا تو ان کے ایک استاد نے سکول کے ہیڈ ماسٹر سے خصوصی اجازت لے کر دی کہ صاحبزادہ صاحب شلوار نما پینٹ پہن کر سکول آ سکتے ہیں یوں میاں خلیل احمد پینٹ نما شلوار پہن کر سکول جاتے رہے۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ نے طبیہ کالج میں داخلہ لے کر تین سال طب کی تعلیم بھی حاصل کی، دینی تعلیم میں آپ نے خاص درک حاصل کیا اور صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نے زمانہ طالب علمی ہی میں اپنے والد گرامی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور 1972ء ہی میں انہوں نے اپنے والد محترم کی اجازت سے لوگوں کو نقشبندی سلسلہ طریقت میں بیعت کرنے کا آغاز کیا............ آپ کی شادی آپ کے ننہال میں 1974ء میں ہوئی، آپ ساری زندگی دین اسلام کی ترویج اور تبلیغ کے لیے ان تھک جدوجہد کرتے رہے۔ آپ بلا تخصیص مذہب وملت اور رنگ ونسل انسانیت کی خدمت میں مشغول رہے۔ آپ نے دنیا کی بجائے اپنی آخرت سنوارنے پر توجہ دی۔ آپ کے مریدین بتاتے ہیں کہ جب آپ مریدین کے درمیان موجود ہوتے اور کوئی ان سے معاونت کی اپیل کرتا تو آپ جیب میں ہاتھ ڈالتے اور جو کچھ بھی ہوتا اسے دے دیتے، کبھی نہیں کہا کہ پھر کبھی آنا۔ آپ دین اسلام کی اشاعت کے لئے مصروف عمل رہے اور ماہنامہ ”نور اسلام“ کے ایگزیکٹو ایڈیٹر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے کبھی کسی سے سخت اور ترش لہجے میں بات نہیں کی آپ جہاں لوگوں کو بیعت کر کے مرید بناتے وہاں اس امر کا بھی خیال رکھتے کہ مریدین کو بہت زیادہ ریاضتوں اور چلوں کے بوجھ تلے نہ دبا

11985

جائے۔ بس مرید کرتے وقت اللہ کے بندے سے سابقہ گناہوں سے توبہ کرنے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد لیتے...... نماز با جماعت کی باقاعدگی سے ادائیگی کی ہدایت فرماتے اور اپنے مریدین کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بکثرت درود پاک پڑھنے کی ہدایت فرماتے...... مرید کی طرف سے مصافحہ کرتے ہی فوراً ہاتھ کھینچ لیتے تھے تاکہ کوئی ہاتھوں کو بوسہ نہ دے۔ میاں خلیل احمد تصویریں بنوانے کے سخت خلاف تھے مگر فوٹو گرافر کمال ہوشیاری سے فوٹو بنا لیتے۔ حضرت میاں خلیل احمد کی طبیعت میں تحمل و بردباری اور عجز و انکساری نمایاں پائی جاتی تھی، یوں کہا جا سکتا ہے کہ میاں خلیل احمد اخلاقیات اور شرافت کا پیکر تھے۔ آپ اپنے مریدین کو داڑھی رکھنے کی بڑی تاکید اور نصیحت فرماتے تھے، اور جو مرید داڑھی نہ رکھتا آپ اس سے ناراض ہو جاتے۔ بعض اوقات لوگ اپنے کسی کام کے لیے حاضر ہوتے تو آپ ان سے کہتے کہ ''تم داڑھی رکھ لو تو تمہارا کام ہو جائے گا، اور ساتھ ہی یہ فرماتے کہ داڑھی رکھنے کے بعد اگر کام نہ ہو تو میں ذمہ دار ہوں گا'' آپ نے ہمیشہ سادہ اندازِ گفتگو اپنایا تاکہ ان کے سامع کو ان کی باتیں اچھی طرح ازبر ہو سکیں۔ آپ نے اپنی عمر کا بڑا حصہ اشاعت دین اور تبلیغ اسلام میں بسر کیا............ دینی اجتماعات اور تبلیغی دوروں کے لئے آپ نے دنیا بھر کے سفر کیے، میاں خلیل احمد اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر کسی شخص کی عمر دو سو سال ہو اور اسے بہت زیادہ سفر کرنے کے مواقع میسر آئے ہوں تو پھر بھی اس کے سفر کی طوالت مجھ سے کم ہی ہو گی۔ آپ اندرون ملک کہیں بھی ہوتے جمعہ کے روز ہر حال میں شرقپور پہنچ جاتے...... گذشتہ دو سال سے آپ کی طبیعت ناساز رہنے لگی تھی جس کے سبب آپ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے مگر آپ نے تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کے کام میں رکاوٹ نہیں آنے دی بلکہ ویل چیئر پر بیٹھ کر دین اسلام کی ترویج میں مصروف عمل رہے۔ میاں خلیل احمد سلسلہ نقشبندیہ کے ساتھ ساتھ مجددیت کے بھی مبلغ تھے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے جد اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد اور اپنے پدر بزرگوار صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کی جیتی جاگتی تصویر تھے...... نذیر احمد غازی لکھتے

ہیں کہ آپ کی فیاضی اور سخاوت کے بڑے چرچے رہے جن میں ایک یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ کچھ مریدین آپ کی خدمت میں کچھ نقد رقوم لے کر آئے اس وقت حضرت میاں صاحب مریدین کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ ان کا ایک مرید پریشانی کی حالت میں دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ میاں صاحب میرے حالات بہت خراب ہیں۔ اس پر میاں صاحب نے دریافت کیا کہ کیا ہوا۔ مرید کہنے لگا کہ میں نے اپنا مکان گروی رکھا ہوا ہے اب حالات ایسے ہیں کہ میرے پاس رہنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے اور جس کے پاس مکان گروی رکھا ہوا ہے وہ مجھے بہت تنگ کر رہا ہے۔ مرید کی بات سن کر آپ نے فرمایا کہ میری واسکٹ میں کچھ رقم ہے وہ لے لو جس پر مرید نے وہ رقم حاصل کی اور چلا گیا، آپ نے اسے کہا کہ رقم گن لو اور جب رقم کو گنا گیا تو وہ اتنی ہی تھی جتنی مرید کو درکار تھی۔ آپ ؒ نے فرمایا کہ لے جاؤ لیکن آئندہ سے اپنے معاملات میں احتیاط برتنا...... آپ اپنی وفات سے چند روز قبل پنجاب کے ایڈیشنل آئی جی پولیس حاجی حبیب الرحمان کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں ایک محفل پاک میں شرکت فرمائی۔ انہوں نے شرکاء محفل سے خطاب فرمایا، جو آخری خطاب ثابت ہوا، یہ خطاب ایک گھنٹہ جاری رہا۔ آپ عمر بھر اخلاص، پیار اور محبت کو اختیار کرنے پر زور دیتے رہے۔ آپ پانچ جنوری 2012ء بروز جمعرات اصبح حرکت قلب بند ہونے سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی نماز جنازہ میں ملک کے کونے کونے سے مریدین نے لاکھوں کی تعداد میں شرکت کی۔ نماز جنازہ میں تمام شعبہ ہائے زندگی اور مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے افراد شریک ہوئے جن میں ریٹائرڈ اور حاضر سروس جج، وکلاء ماہرین تعلیم، ڈاکٹر اور اساتذہ شامل ہیں۔ نماز جنازہ کے موقع پر مریدین اور عقیدت مندوں کا ہجوم دیدنی تھا۔ میاں خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ آپ کے بڑے صاحب زادے میاں ولید احمد نے پڑھائی، وفات کے وقت آپ کی عمر 56 برس تھی، آپ کے مزار کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ آپ کی رسم چہلم 10 فروری 2012ء بروز جمعہ دربار حضرت میاں شیر محمد شرقپوری پر ادا کی گئی۔

ولائت، سیاست، حکومت!

ڈاکٹر محمد اجمل نیازی

صاحبزادہ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری کو ہمیشہ نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی ہر تقریب میں دیکھا گیا۔ وہ بیمار تھے۔ مریدوں کے سہارے سے اٹھتے بیٹھتے تھے مگر قائداعظم سے عقیدت کے حوالے مجید نظامی کے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے۔ میں تو دور سے ان کی زیارت کرتا تھا مگر وہ میرے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور میرے کالموں کی ستائش اور میری حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ ان کی تعزیت کے لیے مجید نظامی خود جانا چاہتے تھے مگر طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے احباب نے انہیں روک لیا۔ پھر انہوں نے اپنی نمائندگی کے لیے برادرم شاہد رشید کو بھیجا۔ اس نے نظامی صاحب اور نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی طرف سے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ وہ سچے پکے نوائے وقتیے تھے۔ نوائے وقت کے لیے مریدوں کو کہتے کہ یہی ایک اخبار ہے جو سچ کے فروغ کے لیے ثابت قدم ہے۔ مجید نظامی ان شاءاللہ خود موسم اچھا ہونے کے بعد فاتحہ خوانی کے لیے شرقپور شریف جائیں گے۔ میاں خلیل احمد کی نماز جنازہ ان کے صاحبزادے میاں ولید احمد شرقپوری نے پڑھائی جسٹس (ر) منیر احمد مغل، جسٹس (ر) نذیر احمد غازی، ڈاکٹر یعقوب ضیاء، عبدالستار عاصم اور ہزاروں مریدوں نے شرکت کی۔ ان کے آباؤاجداد نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

(روزنامہ نوائے وقت لاہور، 9 جنوری 2012ء)

عاشق کا جنازہ تھا بہت دھوم سے اٹھا

نذیر احمد غازی سابق جج ہائیکورٹ

افراد ملت کا کردار ہی افراد ملت کی تربیت کا سبب بنتا ہے۔ زبانی باتیں اور لمبی لمبی لچھے دار تقریروں سے چند لمحوں کے لیے ذہنی موسم میں تبدیلی تو ضرور آتی ہے اور چھوٹی سی سطح پر ایک روشنی کا ماحول بھی میسر آتا ہے اور بسا اوقات تقریری اثر پذیری سے تبدیلی کا احساس مستقل ذہنی فکر بن جاتا ہے لیکن یہ سب کچھ عارضی اور ناپائیدار ہوتا ہے۔ کچھ عرصے بعد پھر ذہنی انتشار اور قلبی بے یقینی دین بے زاری کا سبب بن جاتی ہے۔ ہم میں سے اکثر اہل دانش اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ مسلم امہ اور پاکستانی ملت کا اصل سانحہ یہی ہے کہ ہمارے ہاں اصلاحی تنظیموں میں تربیت کا اہتمام بہت ہی زیادہ کیا جاتا ہے لیکن ہدف میں اشتراک اور نیت میں خلوص کا عنصر بہت ہی کم پایا جاتا ہے۔ اس لیے چند قدم چلنے کے بعد قافلے میں منزل کی بے یقینی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

منزل سے بدگمان ہوتا ہے نوجوان
لیکن ذرا ارادوں پر اپنے نظر تو کر

اور پھر یہ بدگمانی دلوں سے دلوں میں منتقل ہوتی ہے اور بغاوت کا عنصر اپنا سکہ جماتا ہے۔ دیکھ لیجیے ہر مسلک میں ذیلی مسالک اور ہر پارٹی میں ذیلی گروہ بندیوں نے ہماری ملی اور قومی فکر کو کس بری طرح سے زخمی کر دیا ہے۔ ہم جب انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے زخموں کا علاج سوچتے ہیں تو ایک بنیادی اور بڑا سبب بیماری کا جو نظر آتا ہے وہ ہے ہمارا عدم اخلاص، اگرچہ ہم سب اخلاص کے دعویدار اور کسی حد تک اخلاص سے وابستہ بھی نظر آتے ہیں لیکن جب اخلاص کا نتیجہ تلاش کرتے ہیں تو نتیجہ مؤثر اور واضح نظر نہیں آتا۔

اخلاص کی دولت اور قوت کا خزانہ تو دل مسلم ہے۔ یہ دل پاکیزگی اور محبت کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ دل آداب محبت کا گرفتار ہوتا ہے۔ اس دل کا پُر تاثیر حلقہ وہ عمل ہے جو ریا سے خالی ہو اور جزا کا تقاضا نہ رکھتا ہو۔ یہ دل ان لوگوں کو بارگاہ خداوندی سے عطا ہوتا ہے جو رحمٰن کے بندے ہوتے ہیں۔ وہ زمین پر نرم رفتاری سے چلتے ہیں اور اہل جہاں پر اپنی اخلاقی عنایتوں کا ایک روشن اور پر کیف سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ یہ بندگان رحمٰن ہر دور میں ملت کا سرمایہ ہوتے ہیں اور دلوں کی دنیا کو آباد کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں کیونکہ ہدایت کا سلسلہ دل سے شروع ہو کر دلوں پر ہی ختم ہوتا ہے۔ دلوں کی کائنات میں ہر دور کے افراد ہوتے ہیں اور وہ بے ریا زندگی گزار کر روشنی کی تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ اس دور میں ایسا ہی ایک فرد بے ریا میاں خلیل احمد شرقپوری کا نام آتا ہے۔

وہ کر گیا سفر عدم آباد کی طرف
لیکن نشانِ راہ ہیں روشن اسی طرح

میاں صاحب قرون اولیٰ کے صوفیوں کی ایک عملی علامت تھے۔ زندگی کے 56 سال اس طرح کی نیک معروفیت میں گزرے کہ ہر طرف محبت خدا اور رسول ﷺ اور احترام انسانیت کے چراغ روشن کرتے گئے۔ سادہ وجود میاں خلیل احمد شرقپوری اپنی زندگی نیم مستانہ انداز میں گزارتے تھے لیکن اتباع سنت میں ہر عمل کو ڈھالتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ میاں صاحب پنجاب کی ایک بڑی موثر خانقاہ شرقپور شریف کے پیرزادے تھے لیکن زندگی اتنی سادہ تھی کہ گمان و وہم سے بھی بالاتر۔ ان کا ڈیرہ ایک کچے سے کنویں کے پاس ہوتا اور سرکنڈوں کی چھت والے ایک کچے کمرے میں بغیر بجلی کے رہا کرتے تھے۔ نہایت سادہ لباس، سادہ خوراک اور سرگرم عمل شخص تھے۔ ہر شخص سے نہایت

عاجزی اور محبت سے پیش آتے تھے۔ غریب، امیر سب ہی ان کے اخلاق کے گرویدہ تھے۔

پنجاب کے سابق آئی جی چودھری سردار مرحوم بنیادی طور پر صوفی بیزار طبیعت کے مالک تھے لیکن میاں خلیل مرحوم سے بہت گہری عقیدت رکھتے تھے۔ راقم نے چودھری صاحب سے پوچھا کہ آپ میاں صاحب سے اتنی عقیدت کیوں رکھتے ہیں۔ چودھری صاحب نے کہا کہ یہ شخص جو پنجاب کا بظاہر ایک پیرزادہ ہے اگر ان جیسے اور پیرزادے میسر آجائیں تو حقیقی اسلامی قیادت مل جائیگی۔ چودھری سردار مرحوم کی اہلیہ کی وفات پر بھی میاں صاحب تشریف لائے۔ وقت دفن لاہور کے ایک کاروباری مولوی صاحب جنہیں پیر بننے کا بہت شوق ہے، آدھمکے اور قبر پر کھڑے ہو کر نہایت رعونت سے کہا کہ میاں خلیل تلقین پڑھو گے تو میاں صاحب نے نہایت سادہ انداز میں قرآن پاک کی آیات اس دلسوزی سے تلاوت کیں کہ ہر شخص پر ایمانی احساسات کی فضا طاری ہو گئی۔

گزشتہ دنوں اچانک اپنی وفات سے تقریباً ایک ہفتے پہلے وہ حاجی حبیب الرحمٰن ایڈیشنل آئی جی کے ہاں ایک محفل میں تشریف لائے۔ حاجی حبیب الرحمٰن ذہنی طور پر ایک خاموش مصلح اور انسان دوست سرکاری افسر ہیں۔ نیکی اور قوت عمل انہیں اپنے والد سے صالحین کی محبت ورثے میں ملی اور اپنے دولت خانے پر دینی و معاشرتی تقریبوں کا اہتمام کرتے رہتے ہیں۔ اس تقریب میں میاں خلیل احمد شرقپوری نے غالباً اپنی زندگی کی آخری تقریر فرمائی اور ایک گھنٹے تک سادہ انداز میں باتیں کرتے رہے۔ وہ بار بار اخلاص اور محبت پر زور دیتے رہے اور فرماتے رہے کہ یہی ہے سب کچھ اسی کار خیر سے سب کام درست ہو جائینگے اور پاکستان کی خیر ہو جائیگی۔ احقر کے فقیر خانے پر اکثر تشریف لاتے تھے۔ دوسروں کی باتیں بہت غور سے سنتے اور دو چار جملوں میں اپنے موقف کا اظہار کرتے تھے

اور پھر گردن جھکا کر خاموش بیٹھ جاتے تھے۔میرا بڑا بیٹا انس غازی ابھی حال ہی میں لندن سے قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے آیا ہے۔اسے یورپ کے ماحول نے متاثر کیا اور وہ بطور تجزیہ یہ کہتا تھا کہ ہمارے پاکستانی معاشرے میں صاحب کردار افراد کی کمی ہے۔

میں نے اسے بہت سے باأثر صاحب کردار لوگوں کی باتیں سنائیں تو اس نے مجھے کہا کہ کوئی عملی زندہ جاوید نمونہ دکھائیں۔میں نے اسے میاں خلیل احمد شرقپوری سے ملنے کی ہدایت کی۔وہ میاں صاحب کے پاس گیا اور مطمئن سا نظر آیا۔ایک روز مجھے فون پر اس نے بتایا کہ میں شرقپور آیا ہوں اور میاں خلیل احمد شرقپوری صاحب کے ساتھ ایک ہفتہ گزاروں گا۔انس غازی ایک ہفتے بعد واپس گھر آیا تو عجیب انداز سے بدلا ہوا انس تھا۔ بات بات پر میاں خلیل احمد شرقپوری قول اور عمل کا تذکرہ کرتا تھا اور ان کی باتیں سناتا رہا۔ کہنے لگا کہ میں نے پورا ہفتہ میاں صاحب کے ساتھ سفر میں گزارا ہے۔میں نے میاں صاحب کو کردار کے لحاظ سے مضبوط اور یکسو پایا ہے۔قارئین انس کے بتائے ہوئے واقعات میں سے ایک واقعہ تحریر کرتا ہوں کہ میاں صاحب کے کچھ مریدین نے میاں صاحب کو نقدی نذر پیش کی اور میاں صاحب ابھی بیٹھے ہی تھے کہ ایک پرانا مرید روتا دھوتا ہوا حاضر ہوا کہ میاں صاحب میرے حالات بہت خراب ہیں۔میاں صاحب نے پوچھا کہ کیا ہوا۔کہنے لگا کہ میں نے اپنا مکان گروی رکھ دیا اب حالات اتنے خراب ہیں کہ میرے پاس رہنے کی جگہ بھی نہیں ہے اور قرض خواہ مجھے ستاتا ہے۔میاں صاحب خاموش ہو گئے اور فرمایا کہ میری واسکٹ میں کچھ رقم ہے وہ لے لو۔اس نے فوراً وہ رقم واسکٹ سے نکالی اور آپ کو دکھائی۔آپ نے فرمایا کہ گن لو۔جب گنی گئی تو وہ رقم اتنی ہی تھی جتنی اس شخص کو درکار تھی۔پھر فرمایا کہ جاؤ یہ رقم لے جاؤ آئندہ اپنے مالی معاملات میں احتیاط کرنا۔

انس غازی نے اور بہت سی باتیں بتائیں لیکن جو سب سے اہم بات میرے مشاہدے میں آتی ہے وہ یہ کہ انس جب سے ان کی صحبت سے لوٹا ہے۔اس سے مغربی تہذیب کے اثرات ختم ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے معمولات کو دینی حوالے سے بجالانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ میاں خلیل احمد شرقپوری آخری دنوں میں بہت بیمار رہتے تھے لیکن ان کے معمولات میں ذرہ بھر فرق نہ آیا۔عبادات کا سلسلہ اسی ذوق وشوق سے جاری رکھے ہوئے تھے۔ دوستوں سے ملاقات اور ان کی غمی وخوشی میں شرکت بھی اسی طرح سے جاری رہی۔ان کے جنازے پر جس کثرت سے اہل محبت کا ہجوم تھا۔وہ ان کی ظاہری حیات میں لوگوں سے محبت کی غمازی کرر ہا تھا۔شرقپور شریف کے تین میل کے گردونواح میں اتنا زیادہ ہجوم تھا کہ پیدل چلنے میں بھی دشواری ہورہی تھی۔تمتماتا ہوا چہرہ اور تبسم برلب اوست کا غماز ان کا جسد خاکی ایک مومنانہ شان کا مظاہرہ کرر ہا تھا۔شرقپور شریف کا سارا علاقہ جنازگاہ معلوم ہو رہا تھا۔لوگ میاں خلیل کی انسان نوازی کی باتیں سنا سنا کر ایک دوسرے کو رلاتے تھے اور یاد کرتے تھے۔

یہ مرد درویش اپنی زندگی کی روشن راہیں ہمارے لیے چھوڑ گیا ہے اور خود حیات نو کے نئے جہاں سے متعارف ہو کر آج بھی ہمارے دلوں کو روشنی عطا کر رہا ہے۔ وہ عاشق رسول ﷺ تھا اور ابدی حیات پا گیا۔

(روزنامہ نوائے وقت،15 جنوری 2012ء بروز اتوار)

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

نعیم احمد

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کا وصال ایک ایسا سانحہ فاجعہ ہے کہ جس کے باعث پیدا ہونے والا روحانی و علمی خلا عرصہ دراز تک پُر نہ ہو سکے گا۔ ان کے لاکھوں مریدین تو ان کی جدائی محسوس کریں گے ہی کروڑوں محبّ وطن پاکستانی بھی ان کی بے لوث محبت بھری شخصیت کو کبھی فراموش نہ کر پائیں گے۔ آپ کا تعلق ایک ایسے دینی و علمی گھرانے سے تھا جس نے کفر و شرک کے گڑھ ہندوستان میں نور اسلام کی کرنیں بکھیرنے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ آپ کے دادا حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ نے تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے نہ صرف خود بابائے قوم حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ کا بھرپور ساتھ نبھایا بلکہ اپنے مریدین اور درگاہ عالیہ شرقپور شریف کے وابستگان کو بھی مسلمانان ہند کی نمائندہ جماعت آل انڈیا مسلم لیگ کی حمایت کا حکم دیا۔ اُن کے اس تعاون کے طفیل پنجاب میں برطانیہ نواز یونینسٹ پارٹی کے اثر و رسوخ کو بے اثر کرنے میں خاطر خواہ مدد ملی۔ آپ کے دادا حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے روحانی مقام و مرتبے سے اہل وطن بخوبی واقف ہیں۔ مردِ درویش حضرت علامہ محمد اقبالؒ بھی اُن کی ذات والا صفات سے کسب فیض کی خاطر شرقپور شریف تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے والد گرامی پیر طریقت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کی دینی و سماجی خدمات کے احاطے کے لیے تو ایک الگ دفتر درکار ہے۔ حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ نے اپنے والد ہی کے زیرِ نگرانی علمی و روحانی مدارج طے کیے۔

حیاتِ مستعار کے آخری چند برس آپ نے اپنی بیماری کا بڑی پامردی، صبر اور استقامت سے مقابلہ کیا اور تادم مرگ توحید و رسالت کی تبلیغ بالخصوص نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کے احیاء میں ہمہ وقت مصروف رہے۔ آپ سچے

عاشق رسول، دین اسلام کے عالمی مبلغ، نظریہ پاکستان کے داعی اور حق وصداقت کے علمبردار تھے۔ انہیں بابائے قوم حضرت قائداعظمؒ سے والہانہ عقیدت تھی اور اسی وجہ سے وہ نظریہ پاکستان ٹرسٹ اور اس کے چیئرمین جناب مجید نظامی سے بھی بے پناہ محبت کرتے تھے۔ صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری "نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی ایڈوائزری کونسل کے سرگرم رکن تھے اور بڑے اہتمام سے ٹرسٹ کی طرف سے منعقدہ تقریبات میں شرکت کے لیے شرقپور شریف سے بطور خاص ایوان کارکنان تحریک پاکستان لاہور آیا کرتے تھے۔ وہ 25 دسمبر 2011ء کو حضرت قائداعظمؒ کے یوم ولادت پر منعقدہ استقبالیہ میں بھی شریک ہوئے اور ملک وقوم کی ترقی وخوشحالی کے لیے دعا کروائی۔ اُن کے مریدین بھی باقاعدگی کے ساتھ ٹرسٹ کی تقریبات کو رونق بخشتے تھے۔ وہ روزنامہ نوائے وقت کو اپنا اخبار قرار دیتے تھے اور اپنے عقیدت مندوں کو بھی اس کے مطالعہ کی تلقین کیا کرتے تھے ان کا کہنا تھا کہ یہ اخبار ہمیشہ سچ لکھتا ہے۔ کشمیر اور بھارت کے حوالے سے بھی وہ نوائے وقت کے مؤقف کی بھرپور تائید کیا کرتے تھے اور نوائے وقت کی طرف سے نوائے وقت کے قائم کردہ تمام امدادی فنڈز میں ان کے مریدین اور بطور خاص وہ خود حصہ ڈالتے لہٰذا اپنے نظریات وتصورات کے لحاظ سے وہ ایک پکے نوائے وقتیے تھے۔

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کے اوصاف حمیدہ میں سے ایک خاص وصف ان کی خلق خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت تھی۔ آپ انتہائی ملنسار، مہمان نواز اور عوام وخواص سے یکساں مہر ومحبت پر مبنی سلوک کے لیے مشہور تھے۔ آپ دقیق مسائل کو آسان فہم اور لطیف پیرائے میں بیان کرنے پر خاص قدرت رکھتے تھے۔ آپ کے ان اوصاف عالیہ کی بدولت ایک زمانہ آپ کا معتقد ومعترف تھا۔ آپ کی نمازِ جنازہ میں بلا مبالغہ لاکھوں فرزندانِ توحید کی شرکت اس آفاقی حقیقت کی غماز ہے کہ جو ہستیاں اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیتی ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے دل ودماغ میں ان کی محبت پیدا فرما دیتا ہے۔ گھرے بادلوں سے برستی ہلکی

ہلکی بوندا باندی میں کھڑے سوگوار مریدوں اور عقیدت مندوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا جو اپنے محبوب مرشد کو الوداع کہنے ملک کے کونے کونے سے وہاں پہنچا ہوا تھا۔ شرقپور شریف کے اردگرد پانچ کلومیٹر تک کے علاقے میں گاڑیاں پارک تھیں۔ ملک بھر سے پیران طریقت اور سجادہ نشین حضرات صفیں باندھے موجود تھے۔ اس موقع پر انتہائی رقت آمیز مناظر دیکھنے کو آئے۔ درجنوں مریدین شدت غم سے نڈھال پڑے تھے تو درجنوں ہی دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ ان کی رہائش گاہ سے محض 500 گز پر واقع جنازگاہ تک کا فاصلہ ڈیڑھ گھنٹے میں طے ہو سکا۔ شرقپور شریف کی تاریخ میں عوام کی شرکت کے لحاظ سے اتنا بڑا جنازہ آج تک نہ ہوا تھا۔ نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت اُن کے بڑے بیٹے صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری نے حاصل کی۔ نظریۂ پاکستان ٹرسٹ کے چیئرمین اور روزنامہ نوائے وقت کے ایڈیٹر ان چیف جناب مجید نظامی کی نمائندگی ٹرسٹ کے سیکرٹری شاہد رشید نے کی۔ ان کی جانب سے لواحقین سے اظہارِ تعزیت کیا اور تربت پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

جناب مجید نظامی، حضرت صاحبزادہ میں خلیل احمد شرقپوریؒ کی نماز جنازہ میں اُن سے ذاتی تعلق کی بنا پر خود شرکت کے شدید خواہش مند تھے مگر سخت سردی اور بارش کے باعث احباب نے انہیں سفر کرنے سے روک دیا۔ انہوں نے اس سانحۂ ارتحال پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی قوم ایک عظیم محب وطن اور دینی شخصیت سے محروم ہو گئی ہے۔ ان کے خانوادے نے اپنے روحانی فیوض و کمالات سے برصغیر کے گوشے گوشے کو منور کیا اور تحریک قیام پاکستان میں ان کے بزرگوں نے اپنے مریدین کے ہمراہ کلمۂ طیبہ کے نام پر معرض وجود میں آنے والی اس مملکت کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دی۔ انہوں نے مرحوم کی ناقابل فراموش دینی و ملی خدمات کو زبردست خراجِ عقیدت پیش

کرتے ہوئے کہا کہ وہ پاکستان کو قائداعظمؒ اور علامہ محمد اقبالؒ کے نظریات کے مطابق ایک جدید اسلامی، جمہوری وفلاحی مملکت دیکھنے کے آرزومند تھے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اب ان کے صاحبزادگان اور مریدین اُن کی فکروعمل کو آگے بڑھائیں۔ نماز جنازہ میں جسٹس (ر) منیر احمد مغل، جسٹس (ر) نذیر احمد غازی، علامہ محمد منشا تابش قصوری، علامہ راغب حسین نعیمی، علامہ عبدالستار سعیدی، پیر عظمت علی شاہ آف کیلیانوالہ شریف، پیر طیب علی شاہ کرمانوالہ، پیر سید محفوظ مشہدی، پیر خادم حسین شرقپوری، علامہ شاہد گردیزی، سید عابد گردیزی، قاضی عبدالغفار، سردار محمد خان لغاری، علامہ آغا ابوبکر جان، پیر عثمان نوری، قاری غلام رسول، عبدالستار عاصم اور صدر تحریک تکمیل پاکستان ڈاکٹر یعقوب ضیاء اور دوسرے احباب نے شرکت کی۔ نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے عہدیداران اور کارکنان کی دعا ہے کہ

مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا!
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا!

(ندائے وطن، روزنامہ نوائے وقت، 8 جنوری 2012)

(نوائے وقت لندن، مورخہ 13 تا 19 جنوری 2012)

(ایمز انٹرنیشنل لندن، فروری، مارچ ۲۰۱۲ء)

پیر حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ

(بشیر حسین ناظم)

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

حضرت صاحب، حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ کی دعاؤں کا ثمر تھے۔ آپ کی آمد کا تذکرہ حضرت ثانی لاثانی نے کئی بار فرمایا اور ان کے قطب ارشاد ہونے کی نوید دی۔

قریہ شرقپور شریف ایسی دھرتی کے وسط میں آباد ہے جس کے چار گوشوں کو وقت کے اقطاب و اولیائے کے مزارات مقدسہ نے اپنے جلو میں لے رکھا ہے۔

شرقپور شریف کے جنوب کی طرف کچھ مسافت پر قطب دوراں حضرت حافظ شاہ سندھی کا مزار اقدس ہے۔ مشرق کی طرف حضرت سید گلاب شاہ کی آخری آرام گاہ ہے۔ اسی جانب خواجہ محمد سعید کا مزار ہے۔ اس قریہ مبارک کے قلب میں حضرت ہرنی شاہ کی تربت انور ہے اور مغرب کی جانب دھدل پورا کے قریب سرکار اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شیر ربانی اور حضرت قبلہ عالم میاں غلام اللہ کے مزارات ہیں۔

خلیفہ مجاز صاحبزادہ خلیل احمد حضرت میاں جمیل احمد سجادہ نشین آستانہ عالیہ کے لخت جگر تھے۔ آپ اپنے والد میاں جمیل احمد صاحب سجادہ نشین اور دادا حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے گفتار و کردار اور عمل کی تصویر تھے۔ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری اور حضرت صاحبزادہ فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری کے آباؤ اجداد کابل کے رہنے والے تھے اور ایک قول کے مطابق آپ کے آبائے گرامی کا نسبی تعلق حضرت سیدنا امام جعفر الصادق سے تھا جب برصغیر پاک و ہند میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا تو افغان مجاہدین اپنے اساتذہ یعنی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد کے اجداد کو بھی اپنی معیت میں پنجاب کے علمی و ادبی

شہر قصور لے آئے۔ ان بزرگوں کی تیسری پشت میں سے حضرت صالح محمد تھے جو تقویٰ و صالحیت کی تصویر درخشاں تھے۔ ان بزرگوں کی رشتے داریاں پنجاب کے الرائی خاندان سے استوار ہو گئیں۔

حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری 1955ء میلادی میں شرقپور شریف میں پیدا ہوئے ان کی آمد کی خوشخبری ونوید سرکار میاں غلام اللہ ثانی لاثانی برادر عزیز اعلیٰ حضرت شیر ربانی دے چکے تھے۔ آپ پر طفولیت ہی میں رنگ جنیدی اور رنگ بایزیدی غالب آ گیا۔ بچپن میں تعلیم وتربیت وتہذیب اپنے والد محترم کے زیر اثر ہوئی۔ شرقپور شریف سے میٹرک کے امتحان میں کامیابی کے بعد آپ نے اسلامیہ کالج لاہور میں مزید تعلیم کیلئے داخلہ لیا۔ میاں خلیل احمد حقیقتاً قلندر زماں تھے مگر شریعت مطہرہ کے نگہبان و پاسبان تھے۔ ان کی نشست و برخاست، کردار و گفتار ہر فعل شریعت کے عین مطابق تھا۔ وہ رنگ محمدی میں رنگے ہوئے تھے۔ حضور اکرمؐ کے عشاق راز میں سے تھے۔ نہایت متواضع، خیر کے داعی و عامل، کشادہ قلب خوش خلق، عالی حوصلہ اور خوش معاملہ تھے۔ عجز وانکسار کا پیکر تھے۔

حضرت میاں خلیل احمد ایک استغنا کے ناز سے مرحمت گاہ ربانی اور جلوہ زار رحمانی کی طرف خراماں خراماں تشریف لے گئے اور ہمارے قلوب پر اپنی مفارقت کا ایسا داغ چھوڑ گئے جو تا حیات درخشاں رہے گا۔ ہماری دعا ہے کہ مالک ارض وسما سید الانبیاء کے صدقے ان کو اپنے جوار رحمت میں رکھے اور ان کے مراتب میں لحہ بہ لحہ اضافہ فرمائے اور ہمارے مخدوم قبلہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد کو دولت صبر وشکیبائی سے نوازے۔

حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
چند یادیں، چند باتیں

سید جمیل احمد رضوی

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ سے میری چند مختصر ملاقاتیں ہوئیں یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ میں نے ان کو چند بار دیکھا۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ سے میرا قریباً گیارہ سال سے مسلسل علمی رابطہ ہے۔ اس حوالے سے میرا ان سے نیازمندی کا رشتہ ہے۔ وہ بہت شفقت فرماتے ہیں۔ راقم السطور نے ان کے روحانی فیوض و برکات کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔ اسی حوالے سے احقر کو حضرت میاں خلیل احمد صاحب شرقپوریؒ سے بھی چند بار بہت مختصر شرف ملاقات حاصل ہوا۔ میاں خلیل احمد صاحبؒ کے انتقال کے بعد میں اپنی یادوں کو اپنے ذہن میں تازہ کرتا رہا۔ اپنی ڈائریوں کو بھی بغور دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا کی ہے کہ میں اہم واقعات کو ڈائری پر تاریخ وار لکھ لیتا ہوں۔ اس طرح بہت سے واقعات محفوظ ہو جاتے ہیں۔ عصرِ حاضر کے ہنگامہ خیز اور پرآشوب ماحول میں حالات و واقعات کو پوری طرح ذہن میں محفوظ رکھنا مشکل ہے۔ قلم اور کاغذ کا رشتہ ان کو محفوظ کر لیتا ہے۔ یہ درست ہے کہ تحریر محفوظ رہتی ہے۔

نوشتہ بماند سیاہ برسفید
نویسندہ را نیست فردا امید

اسی مضمون کو کسی عربی شاعر نے اس طرح باندھا ہے۔

یلوح الخط فی القرطاس دھرا
و کاتبہ رمیم فی التراب

حضرت میاں خلیل احمد صاحب مرحوم سے اپنی مختصر ملاقتوں کے احوال کو تحریر کیا جاتا ہے۔

میری پہلی ملاقات حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ سے ۲۔ اگست ۲۰۰۱ء کو شرقپور شریف میں ہوئی۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا ذخیرۂ کتب پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو بطور عطیہ دینے کے لیے وائس چانسلر، جامعہ پنجاب لاہور کو ایک مکتوب ارسال کیا تھا۔ راقم السطور اس وقت چیف لائبریرین کی حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ وائس چانسلر کے دفتر نے وہ مکتوب مجھے بھجوا دیا تا کہ اس بارے میں اپنی رائے لکھ کر بھیجوں۔ میں نے اپنی رائے دینے سے پہلے مناسب سمجھا کہ پہلے ان کتابوں کو دیکھ لینا چاہیے۔ میں نے وائس چانسلر کے دفتر سے رابطہ کیا تو مجھے اس کی اجازت مل گئی۔ راقم السطور اور چودھری محمد حنیف صاحب (موجودہ چیف لائبریرین) ہم دونوں اسی روز شرقپور شریف حاضر ہوئے۔ اس وقت میاں صاحب کے مرید اور خادم خاص محمد معروف احمد ہمیں گاڑی پر وہاں لے گئے۔ ہم دو بجے کے بعد دوپہر شرقپور شریف پہنچ گئے۔ معروف صاحب نے حضرت فخر المشائخ صاحب کو فون پر ہماری آمد کی اطلاع پہلے سے کر دی تھی۔ کھانے کا وقت تھا۔ جب حضرت فخر المشائخ سے ملاقات ہوئی تو اس کے تھوڑی دیر بعد آپ نے ہمیں کھانے کے لیے بلا لیا۔ جب ہم کھانے کے کمرے میں گئے تو وہاں ایک نہایت وسیع دستر خوان آراستہ تھا۔ اس کمرے میں حضرت فخر المشائخ کے ساتھ حضرت میاں خلیل احمد صاحب بھی موجود تھے۔ ہم نے اکٹھے کھانا کھایا۔ میں نے میاں خلیل احمد صاحبؒ کے چہرے پر ایک خاص قسم کی کیفیت دیکھی جس کو استغراق کی حالت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اس کے واضح آثار ان کے رخ انور پر نمایاں تھے۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ باطنی روحانی کیفیت تھی جو ان کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ کھانے کے بعد میاں خلیل احمد صاحبؒ نے مختصر گفتگو بھی کی۔ لیکن ہم فخر المشائخ صاحب کے ارشاد کے مطابق جلد وہاں سے اٹھ کر ملاقات والے کمرے میں آ گئے۔ اس کے بعد ذخیرۂ کتب کے کمرے میں جا کر کتابوں کو دیکھا۔ میاں خلیل احمد

صاحبؒ سے میری یہ پہلی ملاقات تھی جو ہم دونوں (چودھری حنیف صاحب) کے لیے باعث شرف تھی۔ یہ ہماری خوش نصیبی تھی کہ محترم فخر المشائخ اور جناب بدر المشائخ دونوں سے ہماری ملاقات ہوگئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ ہمیں دونوں روحانی شخصیات کو ملنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

بدر المشائخ میاں خلیل احمد صاحب سے دوسری ملاقات بھی ۳۔ مارچ ۲۰۰۲ کو شرقپور شریف میں ہوئی۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب نے ہمیں شرقپور شریف آنے کی دعوت دی تھی۔ اس کے نتیجے میں ہم درج ذیل تین افراد پر مشتمل قافلہ حضرت میاں صاحب سے ملنے کے لیے حاضر ہوا۔ (1) ملک محمد صدیق صاحب قائم مقام چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) (2) چودھری محمد حنیف صاحب (ڈپٹی چیف لائبریرین، موجودہ چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) (3) راقم السطور (سید جمیل احمد رضوی سابق چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور)

حضرت میاں صاحب سے ملاقات کرنے کے بعد جب ہم آپ کے دولت کدہ سے باہر آئے تو چودھری محمد حنیف صاحب اور ملک محمد صدیق صاحب نے حضرت میاں محمد ابوبکر صاحب سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس وقت معروف صاحب بھی ہمیں گاڑی تک چھوڑنے کے لیے باہر آرہے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ حضرت میاں ابوبکر صاحب کا پتا کریں۔ انہوں نے کہا کہ "آپ حضرت میاں خلیل احمد صاحب سے مل لیں اور میں میاں ابوبکر صاحب کا پتا کرواتا ہوں۔" معروف صاحب کی نشاندہی پر ہم دائیں جانب واقع ایک بڑی حویلی نما چاردیواری میں داخل ہوئے۔ وہاں میاں خلیل احمد صاحب کرسی پر تشریف فرما تھے اور ان کے مریدین سامنے صف پر بیٹھے تھے۔ ہمیں دیکھ کر میاں صاحب نے اپنے

مریدوں سے کہا۔ جلدی سے چارپائی لاؤ، بزرگ آئے۔" آپ کے اس ارشاد پر ایک مرید جلدی سے اٹھا اور ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ چارپائی لایا اور صف کے قریب ڈال دی۔ حضرت بدرالمشائخ صاحب نے ہمیں چارپائی پر بیٹھنے کے لیے کہا۔ پھر وہ ہم سے باتیں کرنے لگے۔ اگست ۲۰۰۱ء میں جوان سے پہلی ملاقات ہوئی تھی میں نے اس کا ذکر کیا۔ ان کو یہ ملاقات یاد تھی۔ میاں صاحب نے اپنی گفتگو میں جن کے نام لیے وہ یہ ہیں۔ مخدوم حمیدالدین، چودھری غلام احمد (سینئر لائبریرین، پنجاب پبلک لائبریری) اور پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب سے اس کے بعد ہم نے ان سے اجازت لی۔ میں بدرالمشائخ صاحب کے حسن سلوک سے بہت متاثر ہوا۔ انہوں نے کس طرح "احترامِ آدمی" کا مظاہرہ کیا۔ علامہ اقبالؒ نے کہا ہے۔

آدمیت احترامِ آدمی
باخبر شو از مقامِ آدمی

میاں خلیل احمد صاحبؒ سے تیسری ملاقات بھی ۲۳ جنوری ۲۰۰۶ء کو شرقپور شریف میں ہوئی۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ ڈاکٹر ساجدہ سلطانہ علوی صاحبہ پروفیسر آف اسلامک ہسٹری (Prof. of Islamic History) میکگل یونیورسٹی، مانٹریال (کینیڈا) سے لاہور تشریف لائی ہوئی تھیں۔ ان کی حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سے نیازمندی ہے۔ انہوں نے حضرت میاں صاحب سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ میاں صاحب نے ۲۳ جنوری ۲۰۰۶ء بروز سوموار ۱۲ بجے دوپہر کے ملاقات کا وقت دیا تھا۔ اس ملاقات میں جو حاضرین شامل تھے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر ساجدہ علوی صاحبہ، مانٹریال، کینیڈا
۲۔ پروفیسر علیم تفضل صاحب (اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ڈی پی آئی آفس، لاہور)
۳۔ سید جمیل احمد رضوی (سابق چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور)

۴۔ چودھری محمد حنیف صاحب (چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور)

۵۔ ڈاکٹر محمد سعید نیازی صاحب، ماہرِ امراض چشم، ہیلتھ سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور)

۶۔ حاجی فیض محمد صاحب، ساکن میانوالی (ڈاکٹر محمد سعید نیازی صاحب کے ماموں)

۷۔ شیراز فیض بھٹی صاحب ایڈووکیٹ، لاہور ہائیکورٹ

۸۔ امام علی صاحب، جو کہ ایک اسکول کی انتظامیہ میں شامل تھے اور پڑھاتے بھی تھے۔

اس ملاقات کی روداد ہفت مجالس علمیہ، مرتبہ محمد عالم مختار حق میں شائع ہو چکی ہے۔[1] اس روداد میں وہ مکالمہ شامل نہیں ہے۔ جو ڈاکٹر صاحبہ اور میاں خلیل احمد صاحب کے درمیان ہوا تھا۔ وہ راقم السطور کے روزنامچے میں محفوظ ہے۔ یہ بہت اہم ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سے کچھ دیر ملاقات ہوئی۔ پھر وہ اٹھ کر مہمان خانہ میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد میاں صاحب کی طرف سے پیغام آیا کہ مہمان کھانے کے لیے تشریف لے آئیں۔ جب سب مہمان ڈائننگ روم (Dining Room) میں گئے تو وہاں پر حضرت فخر المشائخ کے ساتھ میاں خلیل احمد صاحب بھی موجود تھے۔ میں نے ان سے مصافحہ کیا جب ہم بیٹھ گئے تو حضرت فخر المشائخ نے میاں خلیل احمد صاحب کا تعارف کروایا اس کے بعد میڈم ساجدہ صاحبہ اور حضرت بدر المشائخ کے درمیان مکالمہ شروع ہوا۔

ڈاکٹر صاحبہ: میاں خلیل احمد صاحب کی طرف متوجہ ہو کر سوال کیا کہ آپ نے فارسی تو پڑھی ہو گی۔

میاں خلیل احمد صاحب: گزارہ کر لیتے ہیں اور پشتو کا بھی گزارہ کر لیتے ہیں۔ یہ زبانیں بولنے والے ہمارے مرید ہیں۔

ڈاکٹر صاحبہ: آپ سجادہ نشین ہیں؟

میاں خلیل احمد صاحب: سجادہ نشین تو حضرت صاحب ہیں یعنی میاں جمیل احمد صاحب

ڈاکٹر صاحب: (میاں خلیل احمد صاحب سے مخاطب ہو کر) آپ بھی کھانا کھائیں

میاں خلیل احمد صاحب: آپ کی آمد کی خبر سے پہلے میں نے کھانا کھالیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب: (کھانے کے بعد) سلسلہ نقشبندیہ کی خانقاہیں کون کون سی ہیں؟

میاں خلیل احمد صاحب: آپ نے متعدد خانقاہوں کے نام لیے اپنے آستانہ عالیہ کا نام نہ لیا۔

میاں جمیل احمد صاحب:۔ اس گفتگو کے بعد حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ پنجاب میں شرقپور شریف کی خانقاہ۔

اسی دوران حضرت فخر المشائخ نے شیخ سعدیؒ کا یہ فارسی شعر پڑھا تھا۔

ہر کجا چشمۂ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آیند

اسی گفتگو میں میاں خلیل احمد صاحب نے بھی فارسی کا ایک شعر پڑھا تھا۔ جو راقم السطور اپنے روزنامچہ میں محفوظ نہ کر سکا۔ اس مکالمے سے پتا چلتا ہے کہ حضرت بدر المشائخ کی شخصیت میں بہت انکساری تھی۔ شاید اسی بنا پر آپ نے اپنے آستانہ عالیہ کا نام نہ لیا تھا۔

ماہنامہ نور اسلام، شرقپور کا گولڈن جوبلی نمبر تین جلدوں میں دسمبر ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔ اس کی تقریب رونمائی ۹ دسمبر ۲۰۰۶ء بروز ہفتہ ہمدرد سنٹر، غازی علم الدین شہید روڈ، لاہور پر منعقد ہوئی۔ یہ صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی زیر صدارت انعقاد پذیر ہوئی۔ سٹیج پر دیگر شخصیات کے علاوہ حضرت میاں خلیل احمد صاحبؒ بھی تشریف فرما تھے۔ ان کے ساتھ پروفیسر منور حسین (ریٹائرڈ پرنسپل، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، ریلوے روڈ، لاہور) بھی تشریف رکھتے تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض چودھری محمد حنیف صاحب (چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور نے ادا کیے۔ اس کی روداد ماہنامہ نور اسلام کی جلد ۵۲، شمارہ ۱ (جنوری ۲۰۰۷ء) میں شائع ہوئی۔ اس تقریب میں راقم

السطور نے بھی ایک مختصر مقالہ پڑھا تھا۔ ہر مقرر کے لیے مختصر وقت مقرر تھا۔ جب پروفیسر منور حسین صاحب نے گفتگو کا آغاز کیا۔ تو ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ پروفیسر صاحب حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے مرید ہیں۔ وہ اپنے شیخ کی باتیں کرتے رہے اور عقیدت میں ان کے آنسو مسلسل رواں رہے۔ میں حاضرین کی پہلی لائن میں اپنی نشست پر بیٹھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت میاں خلیل احمد صاحب پروفیسر صاحب سے کہتے رہے کہ آپ جتنا وقت لینا چاہتے ہیں، لے لیں۔ آپ کے لیے وقت کی پابندی نہیں ہے۔ الختصر پروفیسر صاحب نے تفصیل کے ساتھ واقعات سنائے۔ پروفیسر صاحب کی تقریر کے بعد محترم پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (مدیر اعلیٰ، جہان رضا، لاہور) نے تقریر کی۔ ان کی باتوں سے ہمیشہ خوشبو آتی ہے۔ اس خوشبو نے سامعین کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ان کی تقریر کے دوران وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا۔ دورانِ تقریر انہوں نے حضرت میاں خلیل احمد صاحب کے بارے میں فرمایا۔

> ”میاں خلیل احمد صاحب جلوہ فرما ہیں۔ جہاں جاتے ہیں سب لوگ ان کا استقبال کرتے ہیں۔ میاں جمیل احمد صاحب فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں اگر کوئی ”پیر کامل“ ہے تو وہ میاں خلیل احمد ہے۔ سبحان اللہ! آپ ان کی زیارت کریں۔ شاید یہ قیامت کے دن کام آئیں۔“

تقریب کا اختتام ہوا تو نماز ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ کھانا بھی تیار تھا۔ چودھری محمد حنیف صاحب نے بتایا کہ اس وقت میاں خلیل احمد صاحب نے فرمایا کہ پہلے نماز ادا کی جائے۔ پھر کھانا کھایا جائے گا۔ چنانچہ حاضرین میں سے خاصی تعداد نے پہلے نماز ادا کی اور اس کے بعد کھانا کھایا۔ اب بھی کبھی کبھار تھوڑی دیر کے لیے شرف ملاقات سے نوازتے

ہیں۔لیکن آپ اپنی صحت کی بنا پر گاڑی میں بیٹھے رہتے ہیں۔

حضرت فخر المشائخ کی جب صحت اچھی تھی، تو احقر کے مسکن پر تشریف لایا کرتے تھے۔یہ ان کی شفقت کا خاص انداز ہے۔آپ ۱۶ جون ۲۰۰۴ءکو تشریف لائے۔اس وقت فہرست ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور (جلد دوم) کی تالیف وترتیب کا کام آخری مراحل میں تھا۔حضرت میاں صاحب پندرہ بیس منٹ کے قریب ڈرائینگ روم میں بیٹھے رہے اور بے تکلفی سے باتیں کرتے رہے۔میاں صاحب نے خانقاہی نظام سے وابستہ روحانی پیشواؤں کے بارے میں بھی باتیں کیں۔ایک مرحلہ پر آپ نے اپنے فرزند حضرت میاں خلیل احمد صاحب کی تعریف کرتے ہوئے چند جملے کہے جن کو میں اپنی ڈائری سے ذیل میں اقتباس کی صورت میں نقل کرتا ہوں میں نے لکھتے وقت کوشش کی تھی کہ حضرت فخر المشائخ کے الفاظ ہی محفوظ کروں۔

”اپنے فرزند میاں خلیل احمد صاحب کے بارے میں بتایا کہ وہ مجذوب قسم کا انسان ہے۔ہر ایک مرید کے پاس چلا جاتا ہے۔کھانا ملے یا نہ ملے۔اس کو پروانہیں ہوتی۔“ان تین فقروں میں حضرت میاں صاحب نے اپنے فرزند کی سادگی، انکساری اور توکل علی اللہ کی صفات کا ذکر کیا۔اگر ”دعوت شیراز“ کا مطلب سمجھنا ہو تو ان جملوں سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ ”خیر الکلام ماقل ودل“ یعنی بہتر کلام وہ ہوتا ہے جو مختصر اور بادلیل ہو۔مزید برآں اس مختصر کلام سے حضرت بدر المشائخ مرحوم کے فضائل اخلاق پر بھی

روشنی پڑتی ہے۔"

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کی فہرست ذخیرۂ کتب میاں صاحب مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری (لاہور) کی جلد چہارم کو پریس بھجوانے کے لیے کام جاری تھا۔ راقم السطور کے ذمے اس جلد پر نظر ثانی اور مقدمہ لکھنے کا کام تھا۔ یہ آخری مرحلے میں تھا۔ میں ۵ جنوری ۲۰۱۲ء کو قریباً دس بجے قبل دوپہر لائبریری پہنچا۔ جب لائبریری کے صدر دروازے کے قریب پہنچا تو حامد علی انصاری صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک افسوسناک خبر ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حضرت میاں صاحب کے بڑے فرزند میاں خلیل احمد صاحب کا آج انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے بے ساختہ کہا: انا للہ وانا الیہ رجعون میں نے پوچھا کہ نماز جنازہ کا کیا وقت ہے؟ انہوں نے کہا آپ چودھری محمد حنیف صاحب (چیف لائبریرین) سے مل لیں۔ ان کا فون پر شرقپور شریف میں رابطہ ہے۔ میں لائبریری میں داخل ہوا۔ چیف لائبریرین کے آفس میں گیا۔ چودھری صاحب نے بھی مجھے یہ خبر سنائی۔ میں نے وہی سوال ان سے پوچھا کہ نماز جنازہ کا کیا وقت مقرر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے فون پر معلوم کیا ہے۔ نماز جنازہ کل بعد از نماز جمعہ ادا کی جائے گی۔ میں نے ان سے کہا کہ ظاہر ہے کہ لائبریری سٹاف کے لوگ بھی شرکت کے لیے شرقپور شریف جائیں گے۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔ چودھری صاحب نے بتایا کہ پروگرام بنا کر آپ کو فون پر اطلاع کر دیں گے۔ آپ مقررہ مقام پر پہنچ جائیں۔ وہاں سے ہم اکٹھے روانہ ہوں گے۔ اگلے روز بروز جمعہ مجھے چودھری صاحب کی طرف سے فون پر اطلاع ملی کہ ہم قریباً گیارہ بجے قبل دوپہر روانہ ہوں گے۔ آپ موٹروے کے بابو صابو کے انٹرچینج سے ذرا پہلے آ جائیں وہاں سے ہم گاڑی پر شرقپور شریف کے لیے چلیں گے۔

میں ۶ جنوری ۲۰۱۲ء کو گیارہ بجے قبل دوپہر کے قریب مقررہ مقام پر پہنچنے کے

لیے روانہ ہوا۔عزیز عقیل احمد مجھے موٹر سائیکل پر وہاں چھوڑ آیا۔ مطلع ابر آلود تھا۔ تیز سرد ہوا چل رہی تھی۔ کچھ دیر کے بعد بوندا باندی بھی شروع ہوگئی۔ میں مقررہ مقام پر "شاخِ تنہا" کی طرح کھڑا تھا۔ سڑک پر گاڑیاں دوڑ رہی تھیں، کوئی کار پر اور کوئی موٹر سائیکل پر۔ کئی لوگ میرے قریب آ کر ٹھہرے اور وہ اپنی منزل کے لیے راستہ پوچھتے رہے کوئی بندر روڈ کا پوچھتا اور کوئی شرقپور شریف کا راستہ پوچھتا۔ میں نے دیکھا کہ کثیر تعداد میں لوگ شرقپور شریف کی طرف جا رہے تھے۔ میں نے موبائل فون پر حامد علی انصاری صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم آ رہے ہیں۔ آپ انتظار کریں۔ بعض وجوہ کی بنا پر یونیورسٹی کے ساتھیوں کو آنے میں کچھ تاخیر ہوگئی۔ بہر حال ایک گاڑی میرے قریب آ کر رکی جس کی فرنٹ سیٹ پر چودھری صاحب نے مجھے کہا کہ آپ دائیں جانب سے آئیں اور گاڑی میں بیٹھ جائیں۔ چنانچہ میں گاڑی میں بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کیبن نما گاڑی میں مجھ سمیت سات افراد سوار تھے۔ ان کے نام ذیل میں دیئے جاتے ہیں تاکہ ریکارڈ میں محفوظ رہیں اور یہ بھی پتا چلے کہ جامعہ پنجاب کے کون سے لوگ اس قافلے میں شامل تھے جو نماز جنازہ میں شریک ہونے کے لیے شرقپور شریف جا رہے تھے۔

۱۔ چودھری محمد حنیف صاحب (چیف لائبریرین)

۲۔ محمد عارف صاحب (مینٹی نینس انجینئر Maintenance Engineer)
جامعہ پنجاب قائداعظم کیمپس، لاہور

۳۔ شیخ عبدالعزیز صاحب (سابق ڈپٹی چیف لائبریری، جامعہ پنجاب لاہور)

۴۔ حاجی محمد منشا صاحب (چودھری محمد حنیف صاحب کے بڑے بھائی)

۵۔ راقم السطور (سید جمیل احمد رضوی سابق چیف لائبریرین)

۶۔ حامد علی انصاری صاحب (لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور)

۷۔ عرفان شہزاد صاحب، کارپینٹر (Carpenter) انجینئرنگ برانچ، جامعہ پنجاب لاہور۔ یہ قافلہ گاڑی میں بذریعہ موٹروے شرقپور شریف کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں ہم نے دیکھا کہ بہت سے لوگ گاڑیوں میں اس جانب رواں تھے۔ ہماری اطلاع کے مطابق شرقپور شریف میں نماز جمعہ اڑھائی بجے ادا کی جاتی ہے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو قریباً دو بج چکے تھے۔ محمد عارف صاحب نے اٹک پٹرول پمپ کے قریب گاڑی پارک کی۔ یہ شرقپور شریف جڑانوالہ کے مین روڈ پر واقع ہے۔ لوگوں کا ایک جم غفیر تھا جو آستانہ عالیہ شیر ربانی کی جانب رواں تھا۔ دو بج چکے تھے۔ آج شرقپور شریف میں نماز جمعہ دو بجے ادا کر دی گئی تھی۔ ہم اس وسیع و عریض میدان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جو آستانہ عالیہ شیر ربانی کے باہر ہے۔ اس کو قناتیں لگا کر بند کر دیا گیا تھا۔ آنے والوں کی چیکنگ (Checking) کی جاتی تھی۔ اس کے بعد ان کو اندر جانے کی اجازت دی جاتی تھی۔ ہم بھی اس عمل سے گزر کر اس میدان میں داخل ہوئے۔ بعض لوگ نماز جمعہ کے بعد ابھی تک سنتیں اور نوافل ادا کر رہے تھے۔ ہم آگے بڑھ کر ایک ایسے مقام پر کھڑے ہو گئے جہاں ہمیں کچھ جگہ ملی۔

یہ وسیع و عریض میدان لوگوں سے بھر گیا۔ ابھی تک لوگ قافلوں کی صورت میں آ رہے تھے۔ میں نے چاروں طرف نظر ڈالی تو اردگرد کے مکانوں کی چھتوں اور دیواروں پر لوگوں کے سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ علاوہ ازیں وسیع و عریض میدان اپنی تنگ دامانی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ہمارے قریب چند ایسے بزرگ حضرات کھڑے تھے جو ولی وقت کی باتیں کر رہے تھے یعنی میاں خلیل احمد مرحوم کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ وہ عاشق رسولؐ تھے ان کا جنازہ دھوم سے اٹھنے کے لیے تیار تھا۔

شرقپور شریف کا موسم بھی خاصا سرد تھا۔ تیز ٹھنڈی ہوا چلنے لگی میں جس لباس میں ملبوس تھا وہ اس سردی کا مقابلہ کرنے کے لیے ناکافی تھا۔ دیگر لباس کے علاوہ میں نے گرم جرسی اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی، لیکن پھر بھی مجھے سردی کا احساس ہو رہا تھا۔ میرے قریب حاجی محمد منشا صاحب کھڑے تھے۔ انہوں نے گرم چادر اوڑھ رکھی تھی۔ انہوں نے میری کیفیت دیکھی تو ازراہِ کرم کہا کہ شاہ صاحب! آدھی چادر آپ لے لیں اور آدھی میں اپنے اوپر اوڑھ لیتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اب یہاں بھی ہلکی بارش شروع ہو گئی۔ اسے کیا کہا جائے کہ ایسا صدمہ تھا جس پر آسمان بھی آنسو بہا رہا تھا یا یوں کہیے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول بوندا باندی کی صورت میں ہو رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد بارش رک گئی۔ ہم جب کھڑے کھڑے تھک گئے تو حاجی محمد منشا صاحب نے کہا کہ بیٹھ جاتے ہیں۔ دوبارہ سپیکر کے ذریعے اعلان کیا گیا کہ صفیں بنالیں، لیکن اس کے باوجود نماز جنازہ کی ادائیگی نہیں ہو رہی تھی۔ پونے چار بجے کے قریب نماز جنازہ ادا کرنے کی تیاری ہوئی۔ اس تاخیر کی وجہ نعیم احمد کے کالم بعنوان ''آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے'' مطبوعہ نوائے وقت، لاہور (مورخہ ۸ جنوری ۲۰۱۲ء) میں بیان کی گئی ہے۔

متعلقہ اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

''اس موقع پر نہایت رقت آمیز مناظر دیکھنے کو آئے۔ درجنوں مریدین شدتِ غم سے نڈھال پڑے تھے تو درجنوں ہی دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ ان کی رہائش گاہ سے محض ۵۰۰ گز پر واقع جنازگاہ تک کا فاصلہ ڈیڑھ گھنٹے میں طے ہو سکا۔ شرقپور شریف کی تاریخ میں عوام کی شرکت کے لحاظ سے اتنا بڑا جنازہ آج تک نہ ہوا تھا۔

نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت ان کے بڑے بیٹے
صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری نے حاصل کی۔''[۳]

روزنامہ نوائے وقت لاہور کی سات جنوری ۲۰۱۲ء کی اشاعت میں ایک کالمی سرخی لگی کہ ضلع شیخوپورہ کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ خبر کا متن ہے۔

''میاں خلیل احمد شرقپوری کا جنازہ ضلع شیخوپورہ کی
تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔''[۴]

جب نماز جنازہ ادا ہوگئی تو لوگوں نے واپسی کا سفر شروع کیا بہت ہجوم تھا۔ اس جمیع میدان سے باہر نکلنے کے لیے بھی کافی تگ ودو کرنا پڑی۔ قریبی گلیوں میں سے گزر کر ہم مین سڑک (Main Road) پر آئے۔ سڑک کو تقسیم کرنے والی قریباً اڑھائی فٹ اونچی دیوار کو مشکل سے عبور کیا۔ اٹک پٹرول پمپ کے قریب پارک کی ہوئی اپنی گاڑی تک پہنچے۔ عرفان شہزاد صاحب کی رہائش شرقپور شریف میں ہے۔ وہ بتا کر اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ لوگوں کا واپسی کا سفر بھی دیدنی تھا۔ کوئی بائیکل پر جلدی جلدی واپس جا رہا تھا، کوئی موٹر سائیکل پر اور کوئی اپنی گاڑی کے لیے راستہ پانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہجوم کی وجہ سے ہمارے ایک ساتھی حامد علی انصاری صاحب ہم سے جدا ہوگئے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید گاڑی آگے پارک کی گئی تھی۔ موبائل فون پر ان سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ آخر دس پندرہ منٹ کے بعد وہ ہم سے آملے۔ ہمارا قافلہ لاہور کی جانب روانہ ہوا۔ ہم شام کے قریب لاہور واپس آگئے۔ میں سوچتا رہا کہ انسانوں کی بے لوث خدمت اور راہنمائی کرنے والے بندے مشکل سے ملتے ہیں۔ مولانا رومؒ کے الفاظ میں ''انسانم آرزوست'' (انسان کی آرزو اور تلاش) بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ واقعی ایسے خدا رسیدہ انسان بمشکل ملتے ہیں۔ اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

حواشی

۱۔ اس ملاقات کی تفصیل کے لیے درج ذیل حوالہ دیکھیں۔

محمد عالم مختار حق (مرتب) ہفت مجالس علیہ (لاہور: حوزۂ نقشبندیہ، ۲۰۰۹ء)، ص: ۶۔۱۲

۲۔ ماہنامہ نور اسلام، شرقپور شریف، جلد ۵۲، شمارہ ۱ (جنوری ۲۰۰۷ء)، ص: ۲۹

۳۔ نعیم احمد، ''ندائے وطن'' مشمولہ روزنامہ نوائے وقت، لاہور (مورخہ ۸۔ جنوری ۲۰۱۲ء)، ص: ۵

۴۔ روزنامہ نوائے وقت، لاہور (مورخہ ۷ جنوری ۲۰۱۲ء)

رُوداد

حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے چالیسویں کی محفل

بمقام: شیرِ ربانی اسلامک سنٹر مانچسٹر (یو۔کے)

بتاریخ: 29 جنوری 2012ء بروز اتوار بعداز نماز ظہر تا عصر

مہمانِ خصوصی: صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

تحریر و ترتیب: پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

نمازِ ظہر کے بعد احباب نے سورہ یٰسین پڑھی۔ اور پھر علامہ خورشید احمد قصوری نے تلاوت قرآن مجید سے محفل کا آغاز کیا۔ علامہ صاحب نے محمد اویس صدیقی کو بھی تلاوت قرآن مجید اور نعت شریف پڑھنے کی دعوت دی۔

محمد اویس صدیقی نے بڑے ہی محبت بھرے انداز میں تلاوت قرآن مجید کرنے کا شرف حاصل کیا اور بعد میں نعت پاک پڑھ کر حاضرین کے ایمان کو جلا بخشی۔

علامہ خورشید احمد قصوری صاحب نے ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب کو خطاب کی دعوت دی۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے حبیب ﷺ کی ادائیں پسند ہیں اور حضرت میاں شیر ربانیؒ نے ساری عمر اتباعِ سنتؐ میں گزاری۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی نے ایک دفعہ فرمایا کہ دنیا دیکھے گی کہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کی کیا شان ہے اور یہ ان کے جنازے میں دیکھنے کو آیا کہ تقریباً 4 لاکھ لوگ آپؒ کے جنازے میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔

علامہ خورشید احمد قصوری نے مولانا محمد بخش صاحب کو خطاب کی دعوت دی۔

انہوں نے فرمایا کہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ بہت ہی سادہ طبیعت کے مالک تھے اور اپنی تمام زندگی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر گزار دی اور اپنے ماننے والوں کو سادہ سی زبان میں ہدایت فرماتے اور اس طرح جب بھی کسی مرید کو کوئی مشکل ہوتی تو آپؒ بہت ہی سادگی سے اس کی مشکل حل فرما دیتے۔ اللہ تعالیٰ میاں صاحبؒ کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔

علامہ قصوری صاحب نے حضرت میاں جلیل احمد شرقپوری کو دعوت خطاب دی۔

میاں صاحب نے فرمایا کہ جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہر نماز میں یہ دعا پڑھتے ہیں۔ الٰہی ہمیں سیدھی راہ دکھا راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام فرمایا۔ حاضرین! انبیاء کرامؑ کے بعد اولیاء کرامؒ ہی وہ انعام یافتہ لوگ ہیں اور ان پاک لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین رب کریمؔ نے فرمائی اور ہمیں اپنا روحانی رشتہ ان مبارک لوگوں سے مضبوط کرنا ہوگا اور ہم ہر نماز میں یہ دعا مانگتے ہیں۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت میاں شیر ربانیؒ بھی اللہ تعالیٰ کے ان انعام یافتہ بندوں میں سے تھے۔ آپؒ کے اس دنیا میں تشریف لانے کی خبر میاں صاحبؒ کے پیرو مرشد حضرت بابا امیر دینؒ کو پہلے ہی سے بابا صاحبؒ جب بھی شرقپور شریف لاتے تو ایک گلی کے سامنے رُک کر پھر چل دیتے۔ ایک دن آپؒ شرقپور تشریف لائے اور اس گلی کے سامنے رک کر کچھ سونگھنے لگے تو لوگوں نے سونگھنے کی وجہ پوچھی تو آپؒ نے فرمایا وہ آ گیا ہے لوگوں نے پوچھا کون آ گیا ہے تو بابا جی قبلہ فرمانے لگے میاں عزیز الدین کے گھر جا کر پتا کرو جب لوگوں نے میاں صاحبؒ سے پوچھا کہ آج آپ کے گھر کون آیا ہے تو آپ نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا ہے اور حاضرین! میاں صاحبؒ کو یہ مقام ان کے سجدوں کی وجہ سے نہیں ملا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ملا۔ حاضرین! دنیا ایک امتحان گاہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس کی ہمت کے مطابق پرچہ دیتا ہے خواہ وہ فقیر ہو یا بادشاہ یا

چوکیدار امتحان سب کا ہونا فقیر کا امتحان فقیر والا اور بادشاہ کا امتحان بادشاہ والا۔ اسی طرح حضرت اویس قرنیؓ کا پرچہ امتحان والدہ کی خدمت تھا اور آپؓ اسی وجہ سے سرکار دو عالمؐ کی زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو ہر مقام عطا فرمایا کہ سرکار دو عالمؐ نے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ کو فرمایا اویس کو میرا اسلام کہنا اور اس کو کہنا کہ میری امت کے لیے دعا کرے اور آپؓ کو مقام اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت کی وجہ سے ملا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے پرچہ امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ بہت ہی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپؒ وہ واحد پیر تھے جن سے کوئی دوسرا پیر Avoid نہیں کرتا تھا۔ آپؒ کی درویشانہ طبیعت کی وجہ سے ہر خاص و عام ان سے محبت کرتا تھا۔ لوگوں سے قرض لے کر غریبوں کی مدد فرماتے ہماری نانی جی فرماتی کہ میاں خلیل احمد بچپن میں فرماتے تھے کہ میں بڑا ہو کر جنگل میں رہنا چاہتا ہوں اس طرح آپؒ نے اپنی زندگی کے آخری تقریباً 2 سال جنگل میں گزار دیئے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میاں خلیل احمد کا آخری وقت بھی وہاں ہی ہوا۔ آپؒ کے ساتھ لوگوں کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپؒ کے جنازے میں شرکت کے لئے لوگوں دور دور سے حاضر ہوتے تقریباً پانچ کلومیٹر تک گاڑیاں پارک تھیں اور کوئی تقریباً (4) چار لاکھ کے قریب لوگ آپؒ کے جنازے میں شریک ہوئے اللہ تعالیٰ میاں خلیل احمدؒ کے درجات میں بلندی عطا فرمائے اور ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے انعام یافتہ بندوں کے نقش قدم پر چل کر دنیا کے اس امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔ آخر میں قاری حفیظ صاحب نے ختم شریف پڑھا کر حاضرین کی خدمت میں لنگر پیش کیا اور اس طرح یہ مبارک محفل میں اپنے اختتام کو پہنچی۔

روزنامہ نوائے وقت مورخہ 6 جنوری 2012ء

میاں خلیل احمد شرقپوری نے ہزاروں لوگوں سے بیعت لی

آپ انکساری و بردباری کا نمونہ تھے

حضرت صاحبزادہ خلیل احمد فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کے سب سے بڑے صاحبزادے اور اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے پوتے تھے، آپ کو 1972ء میں نقشبندی سلسلہ طریقت میں لوگوں کو بیعت کرنے کی اجازت اپنے والد ماجد پیر طریقت حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد سے ملی۔ آپ نے ہزاروں لوگوں کو بیعت فرما کر اس سلسلے میں داخل کیا۔ آپ کو نوائے وقت کے ایڈیٹران چیف مجید نظامی سے بہت پیار تھا جب بھی مجید نظامی صاحب نے بلایا بڑی خوشی سے ان کو ملنے جاتے۔

ملک کی ممتاز دینی و روحانی شخصیت، سجادہ نشین دربار عالیہ شرقپور شریف اور نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی ایڈوائزری کونسل کے رکن صاحبزادہ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ ان کی نماز جنازہ آج بعد از نماز جمعۃ المبارک 3 بجے پہر دربار حضرت میاں شیر محمد شرقپوری" شرقپور شریف پر ادا کی جائے گی۔ نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے اندرون و بیرون ملک سے ہزاروں مریدین کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ صاحبزادہ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن، ایڈیٹران چیف نوائے وقت گروپ اور نظریہ پاکستان ٹرسٹ چیئرمین مجید نظامی نے ان کی دینی و ملی خدمات کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا ان کی وفات سے ہم ایک عظیم دینی اور محبِ وطن شخصیت سے محروم ہو گئے 1955ء میں پیدا ہونے والے پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نے اپنی ساری زندگی اطاعت

عشقِ رسول ﷺ اور تبلیغ اسلام میں گزاری۔ نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی ایڈوائزری کونسل کے رکن کی حیثیت سے آپ ادارے کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے تھے اور مختلف تقریبات و اجلاسوں میں باقاعدگی سے تشریف لاتے تھے۔ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نے آخری بار 25 دسمبر 2011ء کو ایوان کارکنان تحریک پاکستان، شاہرہ قائداعظمؒ لاہور میں بابائے قوم حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ کے یوم ولادت کے موقع پر منعقدہ خصوصی استقبالیہ میں شرکت کی اور اس موقع پر ملکی وترقی واستحکام کیلئے خصوصی دعا کروائی تھی۔ شہباز شریف نے میاں خلیل احمد شرقپوری کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے تعزیتی پیغام میں دعا کی اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو یہ صدمہ حوصلہ اور ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁

میاں خلیل احمد شرقپوری کے انتقال پر وزیراعظم یوسف رضا گیلانی، میاں نواز شریف اور دیگر راہنمائیوں کا اظہار افسوس

روزنامہ نوائے وقت مورخہ 7 جنوری 2012ء

سجادہ نشین پیر میاں خلیل احمد شرقپوری کے انتقال پر وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی، مسلم لیگ (ن) کے سربراہ نواز شریف، وزیراعلیٰ شہباز شریف، محسن پاکستان، ڈاکٹر عبدالقدیر خان، سابق وزیراعظم میر محمد ظفر اللہ جمالی، چودھری شجاعت حسین، سید قائم علی شاہ، الطاف حسین، مولانا فضل الرحمٰن، حافظ حسین احمد، قاضی حسین احمد، اسفندیار ولی، ڈاکٹر طاہر القادری، رحیق عباسی، فیاض احمد، علامہ مفتی محمد وحید قادری، صاحبزادہ فضل کریم، علامہ عبدالستار عاصم، حاجی محمد حسین، حاجی حبیب اللہ بھٹی، مولانا الیاس قادری، سید پیر کلیم خورشید آف چورہ شریف، میاں محمد سعید ڈیرے والے، میاں محمد سعید شاد، مقصود چغتائی، سرفراز بھٹی ایڈووکیٹ، چودھری گلزار محمد ایڈووکیٹ، چودھری الٰہی بخش گجر، چودھری جعفر

اقبال گجر، چودھری ذکا اشرف، حکیم محمد عزیز الرحمٰن جگرانوی، ہمایوں اختر خان سابق وفاقی وزیر، سینٹر ہارون اختر خاں، سینیٹر ریحانہ یحییٰ بلوچ، ڈاکٹر انور سدید، ڈاکٹر انوار الحق، ملک مقبول احمد، کرنل شوکت مرزا، چودھری انور عزیز، دانیال عزیز، رانا عامر رحمٰن محمود، قاضی عبدالقدیر خاموش، عبدالقادر شاہین، بریگیڈیئر محمد یوسف، قیوم نظامی، ملک مشتاق اعوان، قمر الزمان کائرہ، تنویر اشرف کائرہ، چودھری جمیل اختر، علامہ محمد طاہر تبسم، حافظ کاشف جمیل میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صوبائی وزیر تعلیم، پیر طریقت خواجہ محبوب الٰہی، علامہ منیر احمد یوسفی قاضی مظفر اقبال رضوی، راغب حسین نعیمی، پیر محمد اطہر القادری، ضیاء الحق نقشبندی، رضائے مصطفیٰ نقشبندی، کرامت علی حسین سجادہ نشین علی پور سیداں، پیر غلام قطب احمد پیر اعجاز ہاشمی، قاری زوار بہادر اور دیگر نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کی نمازِ جنازہ

روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 7 جنوری 2012

ملک کی ممتاز دینی اور روحانی شخصیت، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف اور نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی ایڈوائزری کونسل کے رکن صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری کو گزشتہ روز سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ مزار حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے سامنے گراؤنڈ میں ان کے بیٹے صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری نے پڑھائی۔ ان کی نماز جنازہ میں ملک کے طول و عرض سے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے جید علماء کرام کی کثیر تعداد، سیاسی و سماجی شخصیات اور ہزاروں مریدین اور عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ نماز جنازہ میں رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ جنازہ کے دوران ہلکی ہلکی بوندا باندی ہوتی رہی اور اس موقع پر عقیدت مند دھاڑیں مار مار کر روتے رہے۔ صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری کی ساری زندگی دو قومی نظریہ سے عشق و محبت اور صدائے حق کی بلندی کیلئے

وقف رہی۔ وہ نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی ایڈوائزری کونسل کے فعال رکن ہونے کی حیثیت سے تادم آخر ٹرسٹ کی کارروائیوں میں بنفس نفیس شرکت کرتے اور ملک میں نظام مصطفیٰ کے رائج ہونے کے لیے دعا گو رہے۔ اُن کی نماز جنازہ میں علامہ محمد منشاء تابش قصوری، علامہ راغب حسین نعیمی، علامہ عبدالستار سعیدی، جسٹس (ر) منیر احمد مغل جسٹس (ر) نذیر احمد غازی، پیر عظمت علی شاہ آف کیلیانوالہ شریف، پیر طیب علی شاہ کرمانوالہ، پیر سید محفوظ مشہدی، پیر خادم حسین شرقپوری، علامہ شاہد گردیزی، سید عابد گردیزی، قاضی عبدالغفار، سردار محمد خان لغاری، علامہ آغا ابوبکر جان، پیر عثمان نوری، قاری غلام رسول، عبدالستار عاصم اور صدر تحریک تکمیل پاکستان یعقوب ضیاء نے شرکت کی جبکہ نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی طرف سے سیکرٹری شاہد رشید نے شرکت کرتے ہوئے مزار پھولوں کی چادر چڑھائی۔ شرقپور سے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق میت جب ان کی رہائش گاہ سے اٹھائی گئی تو جنازگاہ تک 500 گز کا فاصلہ ڈیڑھ گھنٹے میں طے ہوا۔ میاں خلیل احمد شرقپوری کی میت غسل جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی نائب امیر سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے پیر سابقہ ایم پی اے صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری، میاں جلیل احمد صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر شرقپوری نے دیا۔ نوائے وقت گروپ کے ایڈیٹر ان چیف اور نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے چیئرمین جناب مجید نظامی کی جانب سے ٹرسٹ سیکرٹری شاہد رشید نے صاحبزادہ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور مرحوم کے بیٹے صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری سے اظہار تعزیت کیا اور فاتحہ خوانی کی۔ انہوں نے میاں ولید احمد شرقپوری سے مجید نظامی کی جانب سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم مرتے دم تک نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ 25 دسمبر کو قائداعظمؒ کے یوم ولادت کے موقع پر منعقدہ استقبالیہ میں آخری بار شرکت کی اور خطاب کیا۔ انہوں نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی دینی اور ملی خدمات کا ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ شاہد رشید نے کہا کہ جلد ہی ایوان کارکنان تحریک پاکستان لاہور میں مرحوم کے

لئے تعزیتی ریفرنس منعقد کیا جائے گا۔ بعد ازاں شاہد رشید نے میاں ولید احمد کے ہمراہ میاں خلیل احمد شرقپوری کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور فاتحہ خوانی کی۔

صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری کا سانحۂ ارتحال

روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 7 جنوری 2012ء

شرقپور مبارک قصبہ ہے جس کی روحانی و سماجی خدمات کی تاریخ بہت طویل ہے۔ صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوریؒ نے اپنے والد گرامی پیر طریقت میاں جمیل احمد شرقپوری سے کسب فیض کیا، ان کے دادا حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے مقام و مرتبے سے کون واقف نہیں، حضرت علامہ اقبال بھی ان سے کسب فیض کرنے شرقپور گئے تھے۔ وہ اپنے وقت کے ابوالوقت صوفی بزرگ تھے اور یہ سلسلہ روحانیت ان کے خاندان میں چلا آ رہا ہے، صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ 1955ء میں پیدا ہوئے اور گزشتہ جمعرات کے روز وہ اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ جل جلالہ اُن کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان متوسلین، مریدین کو صبر جمیل عطا کرے، حضرت مرحوم و مغفور نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی ایڈوائزری کونسل کے رکن تھے ان کی وفات حسرت آیات سے ہم عظیم دینی و محب وطن شخصیت سے مرحوم ہو گئے۔

میاں خلیل احمد شرقپوری کی وفات سے دینی حلقوں میں خلاء پیدا ہو گیا

روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 8 جنوری 2012ء

سرپرست انجمن اشاعت دین اسلام علامہ منیر احمد یوسف نے صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری کے انتقال پر اپنے تعزیتی بیان میں کہا ہے کہ صاحبزادہ خلیل احمد کی وفات سے دینی حلقوں میں خلاء پیدا ہو گیا ہے آپ نہ صرف سچے عاشق رسول تھے بلکہ شرم و حیا کے پیکر تھے۔ صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری نے اپنے جد امجد حضرت میاں شیر محمد اور مجدد الف ثانی

کے مشن کو جاری و ساری رکھا اور اپنی ساری زندگی حق کی پاسداری اور نظریہ پاکستان کی حمایت میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں بلند درجات عطا فرمائے۔

پروفیسر فرید الحق کا میاں خلیل احمد شرقپوری کی وفات پر اظہار تعزیت

روزنامہ نوائے وقت لاہور، مورخہ 8 جنوری 2012ء

جمعیت علمائے پاکستان شمالی لاہور کے رہنما ڈاکٹر نیّر احمد قریشی، سید لیاقت علی شاہ، محمد ندیم اور جے یو پی کے سابق صدر پروفیسر شاہ فرید الحق نے صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم کی مذہبی، ملی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

میاں خلیل احمد شرقپوری کی خدمات یاد رکھی جائیں گی

روزنامہ نوائے وقت لاہور 8 جنوری 2012ء

تنظیم مشائخ عظام پاکستان کے امیر اور لاثانی ویلفیئر فاؤنڈیشن کے چیئرمین قائد روحانی انقلابی صوفی مسعود احمد صدیقی نے آستانہ عالیہ شرقپور کے پیر طریقت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری مجددیؒ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کی دین اسلام کی سربلندی، شریعت محمدی کی پاسداری، فروغ روحانیت، اصلاح معاشرہ، قیام امن، مذہبی رواداری سمیت استحکام پاکستان کیلئے خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوری سمیت اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کا شمار پاکستان کی معتبر روحانی شخصیات میں ہوتا ہے۔

میاں خلیل احمد شرقپوری سچے عاشق رسول تھے

روزنامہ نوائے وقت مورخہ 8 جنوری 2012ء

جامع تجوید القرآن کے بانی زینت القراء مولانا قاری غلام رسول نے ملک کی ممتاز دینی اور روحانی شخصیت، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف میاں خلیل احمد شرقپوری کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم سچے عاشق رسول تھے۔ ان کی ساری زندگی اسلام اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی جدوجہد میں گزری۔ انہوں نے کہا کہ میاں خلیل احمد شرقپوری کی دینی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

خلیل احمد شرقپوری کی ساری زندگی سنت طیبہ کے احیاء میں صرف ہوئی

روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 8 جنوری 2012

میاں خلیل احمد شرقپوری کی ساری زندگی سنت طیبہ کے احیاء اور عشق رسولؐ کے فروغ میں صرف ہوئی۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر طاہر رضا بخاری ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور واوقاف نے آستانہ شرقپور شریف کے سجادہ نشین میاں خلیل احمد شرقپوری کی وفات کے موقع پر ایوانِ اوقاف میں اجلاس میں کیا۔ اس موقع پر مولانا محمد رمضان سیالوی خطیب مسجد داتا دربار، مولانا قاری محمد عارف سیالوی صوبائی خطیب اوقاف پنجاب اور دیگر علماء شخصیات بھی موجود تھیں۔

مرکزی جمعیت علماء اہلسنت برطانیہ کا تعزیتی اجلاس

نوائے وقت لندن، مورخہ 13 تا 19 جنوری 2012ء

مرکزی جمعیت علماء اہلسنت برطانیہ کے تعزیتی اجلاس میں آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شرقپور شریف کے سجادہ نشین بدر المشائخ حضرت الحاج الحافظ القاری صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر شرقپوری کے سسر پیر طریقت صوفی باصفا ولی ابن ولی حضرت میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری کے اچانک وصال پر اظہار افسوس کیا گیا۔ تعزیتی اجلاس میں مرحوم کی نہایت ہی سادہ زندگی عشق رسول ﷺ ومحبت صحابہ کرام واہل بیعت اظہار میں ساری عمر بسر کی۔ مرحوم ومغفور بچپن سے لے کر آخر عمر تک شریعت مصطفیٰ پر چلنے کی تاکید فرماتے رہے۔ مرحوم کے پسماندگان خصوصاً ان کے والد محترم فخر المشائخ بانی تحریک سیدنا مجدد الف ثانی پیر طریق الحاج میاں جمیل احمد برادران حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد، حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد، حضرت العلام الحاج میاں محمد ابوبکر، حضرت صاحبزادہ میاں مرغوب احمد، پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ میاں رؤف احمد ودیگر خویش واقارب ان کے مریدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کی قبر اقدس کو روشن منور فرمائے۔ اجلاس میں شیخ الحدیث علامہ عبدالغفور الوری پریسٹن علامہ مولانا قاری حیدر علی مجاہد نقشبندی مجددی، ہڈرز شیفلڈ علامہ صاحبزادہ نجم حبیب اللہ فاروقی ریڈنگ، علامہ مولانا قاری عبدالمجید شرقپوری پرسٹل، مولانا حافظ محمد علی شیفلڈ چودھری بشیر احمد ڈربی، حاجی خالد احمد قادری ودیگر معززین نے شرکت کی۔

نوائے وقت لندن، مورخہ 13 تا 19 جنوری 2012ء

علامہ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کی زیر صدارت تعزیتی اجلاس میں فخر المشائخ حضرت الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری کے جواں سال صاحبزادے پیر طریقت صاحبزادہ

میاں خلیل احمد شرقپوری کے اچانک وصال پر اظہار افسوس کیا گیا۔مرحوم کی اچانک موت بہت بڑا حادثہ ہے آپ کی موت جو خلا ہوا اس کا ازالہ نہایت ہی مشکل ہے۔مرحوم نے بچپن سے لے کر آخر تک عشق رسول ﷺ محبت صحابہ و اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم، اجمعین میں پوری زندگی بسر کی۔اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے علامہ قاری حیدر علی مجاہد سے ہوئی۔علامہ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی نے مختصر خطاب میں قرآن و حدیث کے حوالہ سے موت کا ذکر کیا۔علامہ مولانا قاری حیدر علی مجاہد نے مختصر خطاب میں مومن کی وفات پر خطاب کیا۔حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی۔مرحوم کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کی گئی۔پسماندگان خصوصاً فخر المشائخ بانی تحریک سیدنا مجدد الف ثانی حضرت الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری، مرحوم کے برادران صاحبزادہ میاں سعید احمد سابق ایم پی اے، صاحبزادہ میاں جلیل احمد سابق ایم این اے، حضرت صاحبزادہ الحاج میاں محمد ابوبکر، صاحبزادہ میاں مرغوب احمد، صاحبزادہ ڈاکٹر رؤف احمد، صاحبزادہ میاں ولید احمد سے اظہار افسوس کیا گیا۔

❁❁❁❁

صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری انتقال کر گئے

نوائے وقت لندن، مورخہ 13 تا 19 جنوری 2012ء

ملک کی ممتاز دینی و روحانی شخصیت، سجادہ نشین دربار عالیہ شرقپور شریف اور نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی ایڈوائزری کونسل کے رکن صاحبزادہ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری گزشتہ روز (قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے) انا للہ وانا الیہ راجعون ان کی نماز جنازہ آج بعد از نماز جمعۃ المبارک تین بجے سہ پہر دربار حضرت میاں شیر محمد شرقپوری" شرقپور شریف پر ادا کی گئی۔1955ء میں پیدا ہونے والے پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نے اپنی ساری زندگی اطاعت الٰہی عشق رسول ﷺ اور تبلیغ اسلام میں گزاری۔

❁❁❁❁

پیر میاں خلیل احمد شرقپوری

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مدیرِ اعلیٰ (جہانِ رضا ماہ جنوری ۲۰۱۲ء)

فرزند ارجمند میاں جمیل احمد صاحب سجادہ نشین دربارِ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ۵/جنوری ۲۰۱۲ء کو انتقال فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) آپ کی نماز جنازہ ۶/جنوری بعد از نمازِ جمعہ ادا کی گئی اور مزارِ پُر شیر ربانی کے قرب میں آپ کے جسدِ خاکی کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ آپ کے جنازہ میں لاکھوں مریدانِ شرقپور شریف نے شرکت کی۔ ہزاروں علمائے کرام اور سیکڑوں مشائخ عظام نے اپنے شاگردوں اور مریدوں سمیت شرکت کی۔

❁❁❁❁

مذہبی وروحانی پیشوا صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری انتقال کر گئے

روزنامہ جنگ (۶ جنوری ۲۰۱۲ء)

ممتاز روحانی اور مذہبی پیشوا عالمی مبلغ اسلام پیر صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف جمعرات کی صبح انتقال کر گئے دنیا بھر میں ان کے لاکھوں مرید ہیں۔ ان کی نماز جنازہ آج بعد نماز جمعہ 3 بجے دربار میاں شیر محمد شرقپور شریف میں ادا کی جائے گی۔ ان کی عمر 63 برس تھی وہ سابق ناظم میاں جلیل احمد شرقپوری اور چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی وسابق ایم پی اے میاں سعید احمد شرقپوری کے بڑے بھائی تھے۔ وزیرِ اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے معروف روحانی شخصیت میاں خلیل احمد شرقپوری کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ نے تعزیتی پیغام میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو یہ صدمہ حوصلہ اور ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁

میاں خلیل احمد شرقپوری انتقال کر گئے

نمازِ جنازہ آج 3 بجے سہ پہر شرقپور میں ادا کی جائے گی

روزنامہ پاکستان (۶ جنوری ۲۰۱۲ء) —

عالمی شہرت یافتہ روحانی پیشوا حضرت میاں شیر محمد شرقپوری شیر ربانی کے سجادہ نشین اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری شیر ربانی کے سجادہ نشین اور بڑے صاحبزادے حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری انتقال کر گئے۔ مرحوم روحانیت ولایت میں حقیقی طور پر اپنے بزرگوں کے جانشین اور شیر ربانی کے ہزاروں مریدین کے روح رواں تھے۔ مرحوم سابق ایم پی اے میاں سعید احمد شرقپوری اور سابق ضلع ناظم شیخوپورہ صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری کے بڑے بھائی میاں ولید احمد شرقپوری کے والد تھے۔ ان کی نماز جنازہ آج بروز جمعۃ المبارک 3 بجے سہ پہر شرقپور شریف میں ادا کی جائے گی۔ محسن پاکستان، فخر عالم اسلام ڈاکٹر عبدالقدیر خان، سید یوسف رضا گیلانی وزیر اعظم، میاں محمد نواز شریف سابق وزیر اعظم میر محمد ظفر اللہ خان جمالی سابق وزیر اعظم، چودھری شجاعت حسین سابق وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب، سید قائم علی شاہ وزیر اعلیٰ سندھ، الطاف حسین، مولانا فضل الرحمٰن، حافظ حسین احمد، قاضی حسین احمد، اسفند یار ولی، ڈاکٹر طاہر القادری، علامہ مفتی محمد وحید قادری، صاحبزادہ فضل کریم ایم این اے، علامہ مولانا الیاس قادری، سید پیر کلیم احمد خورشید چورہ شریف، میاں محمد سعید ڈیرے والے، میاں محمد سعید شاد، مقصود چغتائی، شیراز بھٹی ایڈووکیٹ، چودھری گلزار محمد ایڈووکیٹ، چودھری الٰہی بخش گجر، چودھری جعفر اقبال گجر، چودھری ذکاء اشرف، حکیم محمد عزیز الرحمٰن ٹھکرانوی، افتخار مجاز، ہمایوں اختر خان سابق وفاقی وزیر، سینیٹر ہارون اختر ریحانہ یحیٰی بلوچ، سینیٹر میر محبت خان مری، ڈاکٹر انور سدید، ڈاکٹر انوار الحق، ملک مقبول احمد، کرنل شوکت مرزا، چودھری انور سابق وفاقی وزیر، دانیال عزیز سابق وفاقی وزیر، رانا عامر رحمٰن، قاضی عبدالقدیر خاموش، عبدالقادر شاہین، بریگیڈیئر محمد یوسف، قیوم نظامی، راؤ

جہانزیب قوی خان، افتخار بشیر چیمہ، ملک مشتاق اعوان، قمر الزمان کائرہ سابق وفاقی وزیر، تنویر اشرف کائرہ چودھری جمیل اختر، علامہ محمد طاہر تبسم، حافظ کاشف جمیل، میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صوبائی وزیر تعلیم کے علاوہ دنیا بھر سے ممتاز شخصیات نے میاں صاحب کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ میاں خلیل احمد شرقپوری کی وفات کے سوگ میں شرقپور کے تمام بازار بند رہے۔

میاں خلیل احمد شرقپوری میاں شیر محمد شرقپوری کے مزار کے بالمقابل سپرد خاک

(روزنامہ پاکستان، ۷جنوری ۲۰۱۲ء)

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری شیر ربانی کے سجادہ نشین اور میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے بڑے صاجزادے میاں خلیل احمد شرقپوری کو لاکھوں سوگواران کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی نمازِ جنازہ ان کے بڑے صاجزادے میاں ولید احمد شرقپوری نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ملک بھر سے دو لاکھ کے قریب مریدین اور عقیدت مندوں نے شرکت کی اور سینکڑوں علماء و مشائخ بھی شامل تھے۔ میاں خلیل احمد شرقپوری کے سوگ میں شرقپور کے تمام بازار دوسرے روز بھی بند رہے۔ نماز جنازہ میں شرکت کرنے کے لئے عقیدت مندرات کو ہی شرقپور میں قافلوں کی شکل میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور شرقپور کے گلی محلے نماز فجر کے وقت ہی ان کے عقیدت مندوں سے بھر گئے اور ہزاروں مریدین نے رات میاں شیر محمد شرقپوری کے مزار پر گزاری ان کی نماز جنازہ تین بجے سہ پہر کو ادا کی جانی تھی لیکن لاکھوں افراد کے رش کی وجہ سے میت ایک گھنٹے تک جنازگاہ تک پہنچی۔ میاں خلیل احمد شرقپوری کو میاں شیر محمد شرقپوری کے دربار کے بالمقابل گراؤنڈ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ میاں خلیل احمد شرقپوری کی رسم قل مورخہ 8 جنوری بروز اتوار بارہ بجے میاں شیر محمد شرقپوری کے دربار پر ادا کی جائے گی اور ایک بجے اجتماعی دعا ہو گی۔

ممتاز روحانی شخصیت صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری انتقال کر گئے

(روزنامہ ایکسپریس لاہور، ۶ جنوری ۲۰۱۲ء)

ممتاز دینی وروحانی شخصیت، سجادہ نشین دربار عالیہ شرقپور شریف اور نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی ایڈوائزری کونسل کے رکن میاں خلیل احمد شرقپوری انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ آج بعد نماز جمعہ 3 بجے سہ پہر دربار حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ، شرقپور شریف پر ادا کی جائے گی۔ نماز جنازہ میں شرکت کیلئے اندرون و بیرون ملک سے ہزاروں مریدین کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کی عمر 63 برس تھی۔ انہوں نے ساری زندگی اطاعت الٰہی، عشق رسول ﷺ اور تبلیغ اسلام میں گزاری۔ دریں اثناء وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف اور دیگر سیاسی و مذہبی رہنماؤں نے میاں خلیل احمد شرقپوری کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے تعزیتی پیغام میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو یہ صدمہ حوصلہ اور ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁

میاں خلیل احمد شرقپوری کا انتقال

(روزنامہ آج کل، ۶ جنوری ۲۰۱۲ء)

لاہور: ممتاز روحانی اور مذہبی شخصیات مبلغ اسلام صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی نماز جنازہ آج نماز جمعہ کے وقت 3 بجے دربار عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپور شریف میں ادا کی جائیگی۔ ان کے انتقال پر وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف، ڈاکٹر طاہر القادری، صاحبزادہ فضل کریم، علامہ عبدالستار عاصم، حاجی حنیف طیب، میاں محمد سعید شاد، مقصود چغتائی، شیراز بھٹی ایڈووکیٹ، حکیم عزیز الرحمٰن جگرانوی، افتخار مجاز، راؤ جہانزیب قوی خان، چودھری عبدالرشید گوجر، چودھری احمد علی گوجر، چودھری نذیر احمد گوجر، مختار احمد گوجر، چودھری عبدالعزیز ڈھلو نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

❁❁❁❁

صاحبزادہ خلیل شرقپوری کی روحانی خدمات کا فیض جاری رہے گا

(روزنامہ اوصاف، ۹ جنوری ۲۰۱۲ء)

ممتاز روحانی بزرگ صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری کی علمی، مذہبی، روحانی خدمات کا فیض تا قیامت جاری رہے گا، وہ عہد حاضر کے ولی کامل تھے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی سیکرٹری جنرل جمعیت العلماء پاکستان علامہ قاری زوار بہادر، علامہ عبدالستار عاصم چیئرمین قلم فاؤنڈیشن، عالمی سیاح مقصود چغتائی نے صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری (مرحوم) کے رسم قل کے موقع پر کیا۔ اس موقع پر صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں سعید احمد، صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری سابق ایم این اے، صاحبزادہ ولید احمد شرقپوری، شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ، ڈاکٹر رانا ندیم، ڈاکٹر ندیم احمد شرقپوری، سید طاہر رضا بخاری بھی موجود تھے۔ اس موقع پر ملک بھر سے ہزاروں عقیدت مندوں نے صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری سے اظہار افسوس کیا اور میاں خلیل احمد شرقپوری کی علمی، مذہبی، روحانی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ ان کا مشن ہمیشہ جاری رہے گا۔

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نے درویشانہ زندگی گزاری

(روزنامہ پاکستان، ۹ جنوری ۲۰۱۲ء)

جمعیت علماء پاکستان کے رہنماؤں پیر اعجاز احمد ہاشمی، شاہ محمد انس نورانی، شاہ محمد اویس نورانی، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، علامہ قاری محمد زوار بہادر، پروفیسر جاوید اعوان، صاحبزادہ حافظ سعید احمد، ڈاکٹر جاوید اختر، رشید احمد رضوی اور علامہ نور احمد سیال سعیدی نے آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک بڑے آستانے کا چشم وچراغ ہونے کے باوجود انہوں نے انتہائی سادہ اور درویشانہ زندگی گزاری وہ ایک لمبے عرصے تک جمعیت علماء پاکستان کے

قائد علامہ شاہ احمد نورانی کا ساتھ نبھاتے رہے اور ملک میں نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ کے لیے تما تحریکوں میں ہراول دستے میں رہے ان رہنماؤں نے کہا کہ ان کے تشریف لے جانے سے قوم ایک عظیم محب وطن پاکستانی اور نظریہ پاکستان کے انتھک مجاہد سے محروم ہو گئی ہے رہنماؤں نے میاں خلیل شرقپوری کے بلند درجات اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا بھی کی۔

صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری کا فیض جاری رہے گا: مقررین

(روزنامہ خبریں، ۹ جنوری ۲۰۱۲ء)

ممتاز روحانی بزرگ صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری کی علمی، مذہبی، روحانی خدمات کا فیض تا قیامت جاری رہے گا۔ وہ عہد حاضر کے ولی کامل تھے۔ آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کا فیض بھی جاری رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی سیکرٹری جنرل جمیعت العلماء پاکستان علامہ قاری زوار بہادر، علامہ عبدالستار عاصم چیئرمین قلم فاؤنڈیشن، عالمی سیاح مقصود چغتائی نے صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری (مرحوم) کے رسم قل کے موقع پر کیا۔

❁❁❁❁

خلیل احمد شرقپوری کا فیض تاحیات جاری رہے گا، زوار بہادر

(روزنامہ دن، ۹ جنوری ۲۰۱۲ء)

ممتاز روحانی بزرگ صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری کی علمی مذہبی روحانی خدمات کا فیض تا قیامت جاری رہے گا وہ عہد حاضر کے ولی کامل تھے، آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کا فیض بھی جاری رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی سیکرٹری جنرل جمیعت العلماء پاکستان علامہ قاری زوار بہادر، علامہ عبدالستار عاصم چیئرمین قلم فاؤنڈیشن عالمی سیاح مقصود چغتائی نے صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری (مرحوم) کے رسم قل کے موقع پر کیا۔ اس موقع پر صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں سعید احمد، صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری سابق ایم این اے، صاحبزادہ ولید احمد شرقپوری، شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ

ڈاکٹر رانا ندیم، ڈاکٹر ندیم احمد شرقپوری، سید طاہر رضا بخاری بھی موجود تھے۔ رسم قل میں
ملک بھر سے ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔

Pir Mian Khalil Ahmed Sharqpuri passes away

The Nation, Lahore (January, 6, 2012)

Darbar Sharqpur Sharif Sajjada Nasheen and Nazaria-i-Pakistan Trust Advisory Council Member Pir Mian Khalil Ahmed Sharqpuri died here on Thursday. His funeral prayer will be held at Sharqpur today. The Nation Editor-in-Chief and NPTC Chairman Majid Nizami paid glowing tributes to the late Pir's service. He said: "The Sahibzada of Sharqpur was a great spiritual leader and a patriotic Pakistani. He was born in 1955.

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے ختم چہلم کے موقع پر روزنامہ فخر ملت (اخبار، فیصل آباد) کی خصوصی اشاعت

(محمد رمضان نقشبندی)

اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ ۱۲۸۲ھ، ۱۸۶۳ء شرقپور شریف میں میاں عزیز الدینؒ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ حضرت میاں صاحب کی ولادت پر جد اعلیٰ حضرت مولانا غلام رسول نے گود میں لے کر پیار کیا اور اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں ڈال دی۔ جسے آپؒ نے چوسا۔ ولادت کے ساتویں روز آپ کا نام شیر محمد رکھا گیا۔ آپؒ مادرزاد ولی تھے۔ کمسنی میں ہی کھیل کود سے نفرت تھی، اسم ذات اللہ اور سرکار مدینہ کے نام پاک کے بے حد شیدائی تھے۔ یہ نام انہیں دنیا کی ہر شے سے زیادہ پسند اور عزیز تھا۔ اعلیٰ حضرت کی تمام زندگی قرآن وسنت کی روشنی میں بسر ہوئی۔ دنیا سے جانے کے بعد بھی آپ کا ذکر اور نام کا چرچا پہلے سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت میاں محمد شرقپوریؒ پیکر اتباع سنتؐ تھے۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری جو کہ آپ کے حقیقی چھوٹے بھائی تھے۔ حضرت شیر ربانی کا وصال 1347ھ میں ہوا تو آپ کے برادر حقیقی میاں غلام اللہ شرقپوری سجادہ نشین بنے۔ آپ کے عظیم خلیفہ حضرت حاجی عبدالرحمان قصوریؒ نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ آپ کے وصال کے بعد آپ کا قلمدان کون سنبھالے گا تو آپ نے قبلہ ثانی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا انہی کو دوں گا۔ سجادہ نشین بننے کے بعد آپ نے حقیقی سجادہ نشینی کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے شیر ربانی کی شمع کو بجھنے نہ دیا۔

آپ کی تعلیمات عوام الناس کی رہنمائی میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔ ملک بھر اور بیرون ملک آپ کی یاد میں عرس شیر ربانی اور یوم شیر ربانی کے نام سے تقریبات منعقد

ہوتی ہیں۔ جن کی سرپرستی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف خود کرتے ہیں۔

تحریک یوم حضرت مجدد الف ثانی میں آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ دوقومی نظریے کے بانی حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات کو متعارف کروانے کا سہرا فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کے سر ہے۔ اولیائے کرام بزرگانِ دین، یہ وہ لوگ ہیں جو دین اسلام کی خاطر اپنی جان و مال سب کچھ راہِ خدا میں قربان کردیتے ہیں۔ اور انکا سارا کردار قرآن وسنت کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے وہ جس سے چاہیں کام لے سکتے ہیں کیونکہ ان کا جسم لوگوں کیلئے رحمت بن جاتا ہے۔ یہ طاقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہوتی ہے اور یہی لوگ نبی کریم ﷺ کے سچے عاشق ہوتے ہیں۔ انہی بزرگ ہستیوں میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ چاروں روحانی سلسلوں کے روحانی پیشوا ہیں۔ آپ کی تعلیمات اور کارہائے نمایاں کو اجاگر کرنے کیلئے پشاور سے کراچی اندرون، و بیرون پاکستان پوری دنیا میں یوم مجدد الف ثانی منایا جاتا ہے۔

قبلہ وکعبہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں خلیل احمد شرقپوریؒ ایک بلند پایہ دینی شخصیت اور کامل پیر کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے

پیر طریقت رہبر شریعت، قبلہ وکعبہ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری مادرزاد ولی اللہ ابن ولی اللہ، برادر حقیقی ولی اور نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ کے عظیم روشن چراغ تھے۔ آپ کے روحانی مذہبی اور عملی کردار کی روشنی تاقیامت قائم ودائم رہے گی۔ آپ کی ولادت باسعادت 1955ء کو شرقپور شریف میں ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی میاں خلیل احمد رکھا گیا۔ گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور شریف سے 1972ء میں میٹرک کیا، اور طبیہ کالج لاہور سے

طب کی تعلیم حاصل کی۔ قرآن پاک کی تعلیم حافظ عبدالغفور صاحب سے حاصل کی۔ آپ نے درسِ نظامی پروفیسر بشیر احمد صدیقی سے پڑھا۔ تمام دینی علوم حاصل کر کے مقام عروج پایا۔ آپ کے والد گرامی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا جانشین مقرر فرماتے ہوئے۔ 1972ء کو خلافت سے نوازا۔ اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی تمام ذمہ داریاں تفویض فرما دیں۔ زینت المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف نے ملک کے کونے کونے کا دورہ کرتے اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے دینی پروگراموں کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے بھرپور شرکت اور صدارت فرماتے رہے۔ جس کی بدولت سلسلہ عالیہ اس قدر وسیع تر ہوتا گیا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں دن رات مریدین ہزاروں کی تعداد میں داخل ہوتے گئے۔ آج ان مریدوں کی تعداد لاکھوں میں شمار ہوتی ہے، اور عقیدت مند بھی وسیع تعداد میں موجود ہیں۔ جو ہر وقت آپ کا دیدار کرنے اور آپ سے دُعا کرانے کی تمنا رکھتے تھے۔ آپ کے اٹھائے ہوئے ہاتھ بارگاہِ الٰہی میں شرف قبولیت کا درجہ رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی کی گئی دعائیں اور زبان مبارک سے ادا ہونے والے الفاظ تقدیر بن جاتے تھے۔ بدبختوں کی تقدیریں بدل جاتی تھیں۔ شریعت کے تارک شریعت کے پابند بن جاتے۔ آپ کا نورانی چہرہ عشقِ رسولؐ اور دیدارِ مصطفیٰؐ کے فیوض و برکات اور خدا کے نور سے منور تھا۔ آپ کا دیدار کرنے والا آپ کا شیدائی بن جاتا۔ آپ نے بے شمار فلاحی کام سرانجام دیئے۔ جن میں لاکھوں بے روزگاروں کو اپنے ذاتی تعلق و واسطہ سے روزگار پر لگوایا۔ سیلاب زدگان، زلزلہ زدگان اور پریشان حالوں کی ہر ممکن مدد و اعانت فرماتے تھے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم روحانی اور مذہبی پیشوا سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آستانہ عالیہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد اور حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی اور

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کے جانشین زینت المشائخ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مورخہ 5 جنوری 2012ء کو وصال فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے جسم اطہر کو دارالمبلغین حضرت میاں صاحب" شرقپور شریف میں غسل شریف دیا گیا، غسل دینے کا شرف پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری سابق ایم پی اے، ضلعی چیئرمین زکوٰۃ وعشر کمیٹی۔ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں جلیل احمد شرقپوری، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت میاں محمد ابوبکر شرقپوری جانشین (حضرت تایا جان پیر حضرت میاں غلام احمد" اور داماد حضرت قبلہ میاں خلیل احمد دامت برکاتہم العالیہ) نے حاصل کیا۔ تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ مسلمانوں کی نمازِ جنازہ میں شرکت۔ لاکھوں خدا کے فرشتے خدا کی رحمت کا جھومر سجائے کھڑے تھے۔ ہر طرف عاشقانِ رسولؐ کے سر نظر آرہے تھے۔ خالی جگہ نہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی۔ دربار شریف، پنڈال شریف، اور سارے میدان عقیدت مندوں سے بھر چکے تھے۔ گاڑیوں کی تعداد شرقپور شریف کے دور دراز علاقوں تک جا پہنچی۔ لوگ نماز جنازہ میں شرکت کا شرف حاصل کرنے کیلئے مکانوں کی چھتوں پر کھڑے نظر آئے۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر اس قدر نظر آرہا تھا جس نے ایک عظیم تاریخ رقم کردی۔ پنجاب کی تاریخ کا اتنا بڑا جنازہ آج تک دیکھا نہیں گیا۔

آپ عالمی شہرت یافتہ روحانی پیشوا اور مذہبی شخصیت اور مثالی کردار کے مالک عاشق رسولؐ اور بندہ خدا تھے۔ آپ کا ظاہر اور باطن ایک تھے دوغلی پالیسی کے سخت خلاف تھے۔ آپؒ کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں نے یہ شرف اس لیے حاصل کیا کہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں رسائی نصیب ہو جائے اور اپنی عاقبت سنور جائے اور بخشش ہو جائے۔ ہر آنکھ اشکبار تھی آپ کے دیدار کی طالب اور جدائی اور صدمے سے روح و جسم تڑپ رہے تھے۔

اس قدر جنازے میں شرکت کیلئے انتظار کا پہلو بھی صبر اور شکر سے لبریز تھا۔

عاشقانِ رسول کا جھرمٹ قابل دید تھا۔ خدا کے آسمان سے ہلکی ہلکی رحمت والی

بارش کے مناظر قابل دید تھے۔ آسمان بھی بادلوں سے سجا تھا۔ خدا کی رحمت نمایاں نظر آ رہی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق، صادق غلام اور عاشق کا سفرِ آخرت لاکھوں کی بخشش اور نجات اور دنیوی مصیبتوں سے نجات، مرادیں برآنے، صبر اور شکر اور برداشت کے ساتھ ساتھ خدا اور رسول کی رحمت اور کرم کی اُمید برآنے کا درس مسلسل دے رہا تھا۔ ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے آپ اب بھی اپنے عقیدت مندوں اور شرکاء کرام کو نوازنے اور بزرگوں سے مسلسل محبت اور عقیدت کا اظہار فرما رہے ہیں۔

نماز جمعۃ المبارک آپ کے مقرر کردہ جانشین حضرت قبلہ میاں ولید احمد شرقپوری جانشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی امامت میں ادا ہو چکی تھی۔ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں سعید احمد شرقپوری نے کھڑے ہو کر اپنے خطاب میں اعلان کر دیا تھا کہ ولی کامل قبلہ وکعبہ برادر اکبر حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری کا جنازہ پڑھانے کیلئے آپ کے صاحبزادے و جانشین حضرت میاں ولید احمد شرقپوری کا اعلان کرتا ہوں، ان سے زیادہ کسی کا بھی حق نہیں۔ ہم ان کے بھائی ہونے کے ناطے خود یہ اعلان کرتے ہیں۔ حضرت میاں سعید احمد شرقپوری اس موقع پر اس قدر افسردہ تھے کہ آپ کے چہرے پر صدمے اور آپ کی جدائی میں غم کے آثار نمایاں تھے۔ آپ مسلسل اپنے (برادر اکبر) بڑے بھائی حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری کی کرامتیں شرکاء جنازہ کو سنا رہے تھے۔ سننے والوں میں مریدوں عقیدت مندوں کے ساتھ ساتھ جید علماء کرام اور مشائخ عظام اور درباروں کے سجادگان (سن کر لطف اندوز) اور آپ کے حقیقی ولایت کے فیوض و برکات کامل پیر کی نگاہ کرم سے مستفید ہو رہے تھے۔ آپ درویش خداترس لجپال، مصیبت زدوں، بے سہاروں کو نوازنے والے تھے۔ کہنے والے کہتے ہیں، سننے والے سنتے ہیں کہ حضرت قبلہ میاں خلیل احمد شرقپوری کی زندگی مبارک میں بڑے بڑے پیروں نے بھی فیض حاصل کیا۔ اکثر و بیشتر پیرانِ عظام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، شرف زیارت کے بعد اپنے ہاں تشریف

لانے کی دعوت دیتے اور عقیدت سے آپ کے گھٹنوں کو چھو لیتے۔ اور عرض کرتے کہ حضرت ہمارے لئے دعا فرما دینا کہ اگر ہم کسی اپنے خاص و عام مریدوں کیلئے دعا کریں تو خدا کی بارگاہ میں ہماری دعا کی قبولیت کی لاج اور عزت رہ جائے۔ آپ کے مریدوں میں بڑے بڑے فوج کے جرنیل علماء کرام، نامی گرامی سیاسی لیڈر اور سماجی شخصیات کے ساتھ ساتھ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لاکھوں مریدین، اندرون و بیرون ملک موجود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں، چاروں صوبوں کا، پورے پاکستان کا پیر ہوں۔ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری کی نماز جنازہ کے موقع پر پیر طریقت سید طیب علی شاہ بخاری سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف آپ کے پیارے دوست اور رفیق بھی موجود تھے۔ جن کے چہرہ پر آپ کی زندگی کے محبوب ساتھی اور پیر خانے کے جانشین کی جدائی کے آثار اور غم نمایاں تھا۔ حضرت قبلہ میاں خلیل احمد شرقپوری کا نماز جنازہ تقریباً ساڑھے 4 بجے سہ پہر آپ کے جانشین پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں ولید احمد شرقپوری نے پڑھانے کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی نماز جنازہ میں آپ کے والد گرامی، اور پیر کامل فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری شریک تھے۔ آپ نے بیربل شریف کے سجادہ نشین سمیت حضرت آغا ابوبکر جان مجددی اور بیشمار علماء و مشائخ کو حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری کی زندگی مبارکہ پر مبنی ایمان افروز واقعات اور آپ کی کرامتیں سنائیں۔ رات گئے تک حاضرین اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور بے شمار وہیں ٹھہر گئے۔ آپؒ کی جدائی کا صدمہ آپ کے والدین اور قریبی عزیز و اقارب کو بھی بہت ہوا۔ اور سب سے زیادہ آپؒ کے صاحبزادگان اور اہل و عیال غم سے نڈھال ہیں۔ آپؒ کا روحانی تصرف آپ کے صاحبزادگان میاں ولید احمد شرقپوری اور میاں محمد صالح شرقپوری کو کامیابی کی منازل طے کرائے گا۔

میاں خلیل احمد شرقپوری فلاحی کاموں کو خدمتِ امتِ رسول قرار دیتے۔ آپ کے ذاتی تعلق کی سرکاری و غیر سرکاری حلقوں میں کافی شہرت تھی۔ نہ ہی کبھی ناجائز کام

کیا اور نہ ہی کروایا۔ اپنے ذاتی تعلق کو دوسرے کی مدد کرنے میں بے لوث اور مخلصانہ طریقے سے صرف کیا۔ آپ کی بدولت ہزاروں عقیدت مندوں اور مریدوں کی بیٹیاں جو جہیز کے انتظار میں بیٹھی تھیں، آپ کی بدولت بیاہی گئیں۔ آپؒ کا برکت اور رحمت والا ہاتھ جب مفلس اور فقیر کی جھولی میں چلا جاتا تو اس کی قسمت جاگ اٹھتی اور مراد برآتی تھی۔ ایک دفعہ راقم الحروف آپ کی خدمت میں شرقپور شریف حاضر تھا تو حاجی محمد حسین نے راقم الحروف کو فون کیا کہ میری بیوی کے بچہ ہونے والا ہے۔ لیڈی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ بچہ پیٹ میں الٹا ہے۔ بچے کی پیدائش آپریشن سے ہوگی۔ تو میں اس سلسلہ میں پریشان ہوں، آپ قبلہ حضرت میاں خلیل احمد صاحب سے میرے لئے دعا کروادیں۔ فون بند ہونے کے بعد راقم الحروف نے حضرت قبلہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ کی خدمتمیں عرض کیا اور حاجی محمد حسین کا ماجرہ بیان کردیا۔ تو جواباً آپؒ نے فرمایا حاجی محمد حسین سے کہہ دو کہ اپنی بیوی کا آپریشن نہ کروائے، ان شاء اللہ بیٹا صحیح سلامت پیدا ہوگا۔ ایسا ہی ہوا، حاجی محمد حسین کے ہاں بیٹا ہوا (تو آپ کی فیصل آباد آمد کے موقع پر آپ نے اس بیٹے کا نام محمد ہاشم رکھا۔ آپ کی ہزاروں کرامتیں ہیں، راقم الحروف آپؒ کی زندگی کے ایسے بے شمار، انوکھے پرتاثیر اور کامیابی سے ہمکنار واقعات کا عینی شاہد ہے۔ فیصل آباد میں ہزاروں تقریبات میں آپؒ کی تشریف آوری اور آپ کے والد گرامی کی تشریف آوری نیز آپؒ کے صاحبزادہ میاں ولید احمد شرقپوریؒ اور آپ کے برادران صاحبزادہ پیر میاں سعید احمد شرقپوری، میاں جلیل احمد شرقپوری حضرات کی تشریف آوری کسی بہت بڑے اعزاز سے کم نہیں۔ اس کی بدولت نہ صرف فیصل آباد کے ہزاروں مریدوں کی تقدیریں بدل گئیں، ان کی ناکامیاں کامیابیوں میں بدل گئیں۔ بلکہ پشاور سے کراچی کے مریدوں کیلئے روشن آفتاب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ، حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ، حضرت

میاں غلام احمد تایا جانؒ اور والد گرامی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کی عملی تصویر تھے۔ان بزرگانِ دین کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔آپؒ 55 سال کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

قبلہ وکعبہ پیر طریقت رہبر شریعت
میاں خلیل احمد شرقپوری کا ختم قل شریف

پیر طریقت رہبر شریعت زینت المشائخ الحاج حضرت پیر صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے خصوصی ایصالِ ثواب کیلئے ختم قل شریف کی محفل کا انعقاد ہوا۔جس میں قرآن خوانی،نعت خوانی، اور جید علماء کرام اور مشائخ عظام نے بھرپور طریقے سے آپ کی مخلصانہ خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور آپ کی گرانقدر خدمات کو جاری رکھنے کا عزم کیا۔اس تقریب کا اہتمام فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی (والد گرامی) سجادہ نشین آستانہ عالیہ دربار عالیہ شرقپور شریف کی زیرنگرانی کیا گیا۔ملک بھر کے جید علماء کرام کے ساتھ ساتھ فیصل آباد،گوجرانوالہ،لاہور،کراچی،پشاور بہاولپور اور دیگر مقامات پر ختم قل شریف اور محافل میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں آپ کی قومی،ملی ودینی خدمات کو سراہا گیا اور آپ کی دین محمدیؐ کیلئے عملی جدوجہد اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے مشن کو جاری رکھنے کا عزم کیا گیا۔

محفل قل خوانی حضرت قبلہ میاں خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہ شرقپوری میں شرکائے کرام،مشائخ عظام وعلماء ذوی الاحتشام کا خصوصی تذکرہ ذیل میں درج کیا گیا ہے۔

☆ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف حضور قبلہ بانی تحریک مجدد الف ثانی حضرت میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپور شریف۔☆ حضور قبلہ پیر محمد مطلوب الرسول صاحب للہ شریف۔☆ حضرت صاحبزادہ سعید احمد صاحب شرقپوری۔☆

حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری۔ ☆ حضرت صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر صاحب شرقپوری ☆ حضرت صاحبزادہ میاں مرغوب احمد صاحب شرقپور شریف۔ ☆ صاحبزادہ میاں ولید احمد صاحب خلف الرشید خلیل احمد شرقپور شریف ☆ صاحبزادہ میاں محمد صالح صاحب شرقپوری۔ ☆ حضرت صاحبزادہ علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی صاحب آستانہ عالیہ بھکھی شریف۔ ☆ مفکر اسلام حضرت علامہ مفتی محمد اشرف آصف جلالی صاحب۔ ☆ حضرت علامہ شیخ الحدیث حافظ عبدالستار سعیدی صاحب جامعہ نظامیہ لاہور۔ ☆ حضرت علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری صاحب جامعہ نظامیہ لاہور۔ ☆ حضرت علامہ سید نوید الحسن مشہدی صاحب بھکی شریف۔ ☆ حضرت علامہ قاری مفتی محمد اقبال چشتی صاحب لاہور۔ ☆ حضرت علامہ مولانا محمد یعقوب رضوی صاحب شیخوپورہ۔ ☆ حضرت علامہ محمد منصب علی شرقپوری۔ علامہ مولانا نور حسین صاحب شرقپوری۔ ☆ قاری کرامت اللہ صاحب۔ ☆ ممتاز دانشور حضرت محترم عمران الحق صاحب ساہیوال سابق DC۔ ☆ محترم ڈاکٹر طاہر رضا بخاری صاحب چیف آفیسر/ڈائریکٹر جنرل محکمہ اوقاف۔ قاری العصر محترم قاری سید صداقت علی پنجاب اسمبلی۔ ☆ قاری زوار بہادر جنرل سیکرٹری جمعیت العلمائے پاکستان۔ ☆ مولانا محمد نواز بشیر جلالی صاحب۔ ☆ حضرت صاحبزادہ پیر سید فدا حسین شاہ حافظ آبادی۔ ☆ پیر طریقت صاحبزادہ عتیق الرحمٰن ڈھانگری شریف آزاد کشمیر۔ ☆ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ حفیظ البرکات صاحب بھیرہ شریف۔ ☆ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ امین الحسنات صاحب بھیرہ شریف۔ ☆ محترم عزت مآب لیاقت بلوچ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی پاکستان۔ ☆ جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان حاجی فضل کریم صاحب صدر سنی اتحاد کونسل پاکستان۔ ☆ حضرت صاحبزادہ علامہ حافظ محمد صغیر احمد صاحب کوٹلوی نقشبندی مجددی کوٹلہ شریف۔ ☆ حضرت صاحبزادہ پیر سردار محمد صاحب آستانہ عالیہ کھر پیڑ شریف۔ ☆ صاحبزادہ فضل عیاض صاحب سجادہ نشین موہڑہ شریف۔

☆ حضرت علامہ مفتی محمد رمضان صاحب خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش لاہور۔ ☆ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب سجادہ نشین بیربل شریف۔ ☆ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ محبوب حسین صاحب آستانہ عالیہ بیربل شریف۔ ☆ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر طیب صاحب حضرت کرمانوالہ شریف۔ ☆ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر سید عظمت علی شاہ صاحب المعروف چن جی سرکار حضرت کیلیانوالہ شریف۔ ☆ حضرت صاحبزادہ پیر سید محمد حسام قیوم صاحب مکان شریف۔ ☆ حضرت صاحبزادہ پیر غلام قدیر صاحب کوٹلہ شریف۔ ☆ حضرت صاحبزادہ پیر محمد نوید عالم صاحب کوٹلہ شریف۔ ☆ حضرت صاحبزادہ پیر محمد آفتاب عالم صاحب کوٹلہ شریف۔ ☆ حضرت صاحبزادہ پیر محمد مبشر شاہ صاحب ملوٹیانوالہ شریف۔ ☆ پیر سید کرم شاہ صاحب کے صاحبزادے شرکائے کار، سیاسی وسماجی زعماء مسلم لیگی رہنما محمد نعیم حسین چٹھہ سینٹرو سابق وفاقی وزیر، حاجی علی اصغر منڈا ایم پی اے پیر اشرف رسول ایم پی اے۔ رانا تنویر حسین ایم این اے۔ محمد عرفان ڈوگر ایم این اے۔ حاجی محمد نواز سابق ایم پی اے۔ حاجی جلال الدین ڈھکو ایم پی اے۔ ملک سرفراز احمد سابق ایم پی اے وصوبائی وزیر۔ عارف خان سندھیلہ صدر مسلم لیگ (ن) ضلع شیخوپورہ، سید غیور بخاری، شاہد منظور گل سابق ایم این اے۔ ذوالقرنین ڈوگر سابق ایم پی اے۔ میاں خالد محمود، سابق ایم پی اے۔ شیخ اختر علی مونگہ ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر۔ اور مزید برآں نماز جنازہ میں ملک بھر کے جید علمائے کرام ومشائخ عظام، سیاسی، سماجی ومذہبی شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔

پندرہ روزہ ''حقیقت'' بہاولپور (یکم تا 15 فروری 2012ء)

اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ

سنت نبوی ﷺ کی پیروی ان کا طرۂ امتیاز رہا

(تحریر: لعل دین انصاری)

(صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی وفات کے بعد بزرگانِ شرقپور شریف کے متعلق خصوصی اشاعت)

سرزمین پاکستان کا قصبہ شرقپور شریف وہ خوش نصیب قصبہ ہے جس میں قطب الارشاد اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ جیسے بزرگ پیدا ہوئے۔ خطہ پنجاب میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت جس رنگ میں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے فرمائی اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپؒ اپنے وقت کے جلیل القدر ولی اللہ ہوئے ہیں جو علوم ظاہری اور باطنی سے آراستہ تھے۔ ان کے فیوض علمیہ اور برکات روحانیہ سے زمانہ رہتی دنیا تک مستفیض ہوتا رہے گا۔

حضرت شیر ربانیؒ کا طرۂ امتیاز حضور پرنور ﷺ کی سنت کی پیروی ہے۔ دینوی اور دینی معاملات میں سنت نبوی ﷺ کا بہت ہی خیال رکھا جاتا۔ آپؒ کی تعلیمات کا اثر یہ تھا کہ جو آدمی بھی حاضر خدمت ہوتا وہ سنت رسول ﷺ کا شیدائی بن جاتا۔ عبادت و ریاضت اور سنت رسول کی پاسداری و پابندی کے جوانمٹ نقوش آپؒ نے چھوڑے وہ تا قیامت مشعل راہ کا کام دیتے رہیں گے۔

اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ مادرزاد ولی اللہ تھے۔ ابتدائی تعلیم کے زمانے میں ہی مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر اللہ، اللہ کرتے رہتے اور رقت طبیعت میں اس قدر تھی کہ اللہ کی یاد میں

رونا گویا آپ کی گھٹی میں شامل تھا۔ جامعیت کے اس زور نے وجد اور ذوق کی ایسی حالت پیدا کر دی تھی کہ زمانہ تربیت میں آپ کی طبیعت کا یہ خاصہ بن گیا۔ مجرم جرم سے لتھڑے آتے اور نور کا لباس پہن کر جاتے۔ ایک ہی نظر میں دل کے سارے کھوٹ دھل جاتے اور بندہ اپنی حقیقی زندگی سے آشنا ہو جاتا۔ گستاخ اور بے باک آنکھیں آتیں تو حیا سے بھرپور ہو کر جاتیں، سنگ دل اپنی سنگ دلی کے پتھر لاتے اور آنسوؤں کے موتیوں کی جھولیاں بھر، بھر لے جاتے۔ عاقل اپنی غفلت کے نشے میں چور مجبور اور بے نصیب ہو کر آتے اور ذکر و فکر کے لاہوتی نغمے حال و قال سے الاپتے جاتے اور ایک مرتبہ ایسے ڈھل جاتے کہ گویا مدینہ منورہ سے ہو کر آئے ہیں اور رسالت کے نور کی تازہ شعاعیں اپنے سینے میں بھر لائے ہیں۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمدؒ شرقپوری جلال اور جمال کی ہر دو صفات کمال سے آراستہ تھے جس سے کسی دوسرے کو کم حصہ ملا ہو گا۔ آپ کا جلال کسی کو آگے نہ بڑھنے دیتا اور جمال کسی کو پیچھے ہٹنے نہ دیتا جو ایک بار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر عمر بھر اسی درِ دولت کا غلام رہا۔ مہمان نوازی اور سخاوت ولایت کے خصوصی اوصاف ہیں۔ آپؒ کے پاس مہمانوں کا تانتا بندھا رہتا محتاج اور ضرورت مند جن کو دنیا داروں کے ہاں رسائی نہ ہوتی وہ آپ کے سامنے حاجات پیش کرتے تو آپ ظاہری اور باطنی ان کی مدد فرماتے۔ مہمانوں کو خود کھانا کھلاتے اور دستر خوان پر آمنے سامنے بیٹھنے کی تلقین فرماتے۔

اعلیٰ حضرت میاں صاحب خاموش طبع تھے۔ بلکہ خاموشی نقشبندیوں کی جان ہے۔ اس خاموشی کی بڑی تاثیر ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امرتسر سے چار پانچ سکھ مجھے ملنے آئے۔ میں خاموش بیٹھا تھا۔ وہ مجھے دیکھتے رہے۔ آخر بولے کہ تمہاری خاموشی ہمیں کھائے جا رہی ہے۔ کچھ تو منہ سے بولو۔ آپ فرماتے ہیں۔ میں نے ان سے گفتگو کی تو رونے لگے۔

تربیت روحانی میں آپؒ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا اور آپ کا کوئی وار خطا نہ جاتا

تھا۔ آپ کا دم دمِ مسیحا تھا۔ لوگوں کو اپنی زبان سے کچھ فرماتے تھے اور باتوں ہی باتوں میں دل کی دنیا کا نقشہ بدل دیتے۔ ایک مجلس میں حضرت علامہ اقبالؒ موجود تھے۔ دل میں سوچ رہے تھے کہ حضرت میاں صاحب جتنے مشہور ہیں۔ شاید اتنے قابل نہیں تو حضرت میاں صاحب نے کشف سے یہ معلوم کر لیا۔ مجلس ختم ہوئی سب لوگ چلے گئے اور حضرت علامہ اقبال دیوانہ وار بیٹھے رہے تو آپؒ نے ہاتھ لگا کر پوچھا کیوں بھئی اقبال تم کیوں بیٹھے ہو، گئے کیوں نہیں؟ جیسے ہی علامہ کے کندھے کو ہاتھ لگا تو جو کچھ سلب کیا گیا تھا حضور میاں صاحب نے علامہ کی طرف منتقل کر دیا۔ علامہ صاحب کی روحانیت چمک اٹھی اور یوں گویا ہوئے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کو ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

تصرف سے کسی انسان کی فطرت بھی بدلی جا سکتی ہے اور حالات بھی کوئی شخص فطرتاً برا ہو، نیک فطرت بن سکتا ہے اور اس کے اخلاقی اقتصادی اور روحانی حالات بدلے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیر ربانی کو یہ کمال عطا فرمایا تھا۔

حضرت صوفی محمد ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ میاں صاحب کی ذات بابرکات میں قوت ارادی اپنے انتہائی درجہ پر تھی اور ہر درجہ کے تصرف کے مالک تھے۔ آپ کو کسی تصرف کے پیدا کرنے کے لیے زیادہ توجہ درکار نہ تھی بلکہ ایک جانب خیال نے قدم رکھا تو دوسری جانب اجابت نے ہاتھ بڑھایا۔ ملک حسن علی لکھتے ہیں کہ باغ میں آم کے پودے پر پھل نہ لگتا تھا مالک نے عرض کیا۔ آپؒ نے دعا فرمائی اس وقت سے پودا ہر سال برابر پھل دیتا ہے۔ ایک اندھے نے عرض کیا حضور بینائی چاہیے تو آپؒ نے آسمان کے ستارے دکھا دیئے۔ حضرت قبلہ سید نور الحسن شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ

حضرت میاں صاحب کے ہمراہ مکان شریف جا رہے تھے کہ ایک شخص نے

دیوانے کتے نے کاٹا تھا کو رسیوں سے باندھا ہوا تھا۔ آپؒ نے دیکھ کر فرمایا اسے کیوں جکڑا ہے۔ آپ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ شخص ٹھیک ہو گیا اور اس کی وحشت جاتی رہی۔ آپؒ کو غیر مسلموں پر بھی کمال تصرف تھا۔ ایک سکھ نوجوان آپ کو دیکھ کر واہ گرو واہ گرو کہنے لگا۔ آپؒ نے فرمایا کیا کہتا ہے تو دوبارہ بول۔ وہ اور زور سے بولنے لگا مگر اب واہ گرو واہ گرد کی بجائے وحدہ، وحدہ کہنے لگا اور قدموں پر گر پڑا۔ عرض کی حضور کلمہ پڑھا کر مسلمان بنا دیجئے آپ مسکرائے اور فرمانے لگے تو رہے بھی شرقپور اور پکارے بھی اپنے گرو کو یہ مجھے گوارا نہیں۔ آخر اللہ نے مجھے شیر محمد بنایا ہے۔ حضرت قبلہ سید اسماعیل شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب نے ولایت ٹوکرے میں رکھ کر تقسیم کی جس کسی نے جو کچھ مانگا فوراً عطا کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ کشاں، کشاں آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوتے تھے اور آپ پہلی ہی نظر کیمیا کے اثر سے اس کے دل کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیتے۔ قادا ڈاکو حاضر خدمت ہوا تو میاں فضل دین بن گیا۔ ایک غیر مقلد حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ پیر غوث پاک کیسے مدد کرتے ہیں۔ آپؒ نے توجہ فرمائی تو بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ ہوش آیا تو کہا! حضور غوث پاک کی زیارت ہوگئی ہے اور آپؒ فرما رہے تھے کہ کوئی شیر ربانی جیسا پکارنے والا ہو تو میں امداد کرنے آتا ہوں۔

کشف ایسی کیفیت کا نام ہے جس کے ذریعے کوئی نامعلوم چیز معلوم ہو جاتی ہے۔ ظاہری حس کی بجائے باطنی حس سے احساس پیدا ہوتا ہے اور کشف کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ کشف کا دروازہ اس کے لیے کھلتا ہے جو تقویٰ کے وصف کے ساتھ ذکر الٰہی پر مواظبت کرے۔ حضور سید عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا ایمان قوی ہو جاتا ہے اور یقین جم جاتا ہے۔ وہ قیامت تک کے حالات و معاملات قلب کی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔

صوفی ابراہیم لکھتے ہیں حضرت میاں شیر محمدؒ جہاں اپنے اندر لاکھوں کمال ذاتیہ

رکھتے تھے۔ ان میں کشف اعلیٰ ترین مراتب سے ممتاز تھا اور فراست صادقہ کے ڈر سے آپ کی آنکھیں وہ کچھ دیکھ پاتیں جو سینکڑوں کوس دور ہوتا یا جنہیں گزرے صدیاں بیت گئی ہوتیں۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر "انقلاب حقیقت" میں فرماتے ہیں کہ کشف صدور کشف قبور اور کشف حقائق و معارف پر حضور قبلہ شیر ربانی کو کامل دسترس حاصل تھی۔ "ادھر آدمی حاضر خدمت ہوتا ادھر اس کے راستے کے واقعات بتا دیتے ایک غیر مقلد حاضر ہوا۔ جس نے حضور ﷺ کی زیارت کیلئے کئی وظیفے کیے آخر کسی کے کہنے پر آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ آپ خدام کو میٹھا پانی پلا رہے تھے۔ جب وہ بیٹھک میں داخل ہوا تو آپ نے ایک پیالہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ وہ جیسے پینے لگا تو پیالے میں حضور اقدس کی زیارت ہو گئی۔

اعلیٰ حضرت شیر ربانی شرقپوریؒ نے تمام زندگی احیاء سنت میں گزاری اور ہزاروں افراد کے دلوں کو نور مصطفیٰ ﷺ سے جگمگا دیا۔ اگرچہ آپ کی پوری زندگی زندہ کرامت تھی مگر اس سے بڑی کرامت آپؒ کے تربیت یافتہ خلفاء تھے جن میں حضرت صاحبزادہ میاں غلام اللہ ثانی لاثانیؒ حضرت صاحبزادہ سید نورالحسن شاہ بخاریؒ حضرت صاحبزادہ سید اسماعیل شاہ بخاریؒ، حضرت صاحبزادہ محمد عمر اور حضرت میاں عبدالرحمٰن خاص مشہور ہوئے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت شیر ربانی کے مشن کو زندہ رکھا۔ آپؒ نے 63 برس عمر پائی اور 3 ربیع الاول 1347ھ بمطابق 28 اگست 1928ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے آپ کا مزار شریف شرقپور شریف میں مرجع خواص و عام ہے جہاں شیوخ وقت بھی حاضری دینا باعث صد افتخار سمجھتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کا سالانہ عرس ہر سال نہایت تزک و احترام کے ساتھ یکم تا 3 ربیع الاول شرقپور شریف کے حضرت صاحبزادہ میاں ابوبکر شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی کی زیر سرپرستی منعقد ہوتا ہے جس میں ملک کے طول و عرض سے عاشقان شیر ربانی شرکت کرتے ہیں اور دلوں کو منور کرتے ہیں۔

ممتاز روحانی بزرگ

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری کا انتقال پر ملال

عالمی شہرت یافتہ روحانی پیشوا حضرت میاں شیر محمد شرقپوری شیر ربانی کے سجادہ نشین اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری، نقشبندی، مجددی، مدظلہ العالیٰ کے بڑے صاحبزادے حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری مورخہ 05 جنوری 2012ء کو انتقال فرما گئے۔ مرحوم روحانیت اور ولایت میں حقیقی طور پر اپنے بزرگوں کے جانشین اور شیر ربانیؒ کے کروڑوں مریدین کے روح رواں تھے۔ مرحوم سابق ایم پی اے میاں سعید احمد شرقپوری اور سابق ضلع ناظم شیخوپورہ صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری کے بڑے بھائی تھے۔ میاں خلیل احمد شرقپوری کے انتقال پر وزیراعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی، محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان، میاں محمد نواز شریف، میر ظفر اللہ خان جمالی، چودھری شجاعت حسین، میاں شہباز شریف، سید قائم علی شاہ، الطاف حسین، مولانا فضل الرحمٰن، قاضی حسین احمد، اسفند یار ولی اور ڈاکٹر طاہر القادری سمیت تمام دینی و سیاسی حلقوں نے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے درجات بلند فرمانے کی دعا کی ہے۔

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری کا انتقال پر ملال

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ/فروری ۲۰۱۲ء

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کے سجادہ نشین فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کے بڑے صاحبزادے زینت المشائخ الحاج میاں خلیل احمد صاحب ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء کو شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ عظیم روحانی اور مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولنے کے باعث طبیعت شروع ہی سے حصول علم کی طرف مائل تھی۔ والد گرامی حضرت میاں جمیل احمد صاحب نے قرآن پاک کی تعلیم کے بعد سکول داخل کروادیا۔ تعلیمات شیر ربانی کے مطابق بچپن ہی سے شریعت وطریقت پر پابندی سے زندگی بسر کی۔ سکول کی تعلیم کے دوران پتلون پہننے کی پابندی تھی جسے پسند نہ فرمایا اپنے اساتذہ سے مخاطب ہو کر فرمایا "میں ایک مسلمان لڑکا ہوں اس لئے انگریز کا لباس پینٹ نہیں پہنوں گا۔" اساتذہ نے تعجب سے کہا "یہ تو سکول کے اصولوں کی خلاف ورزی ہوگی۔ آپ نے اساتذہ سے فیصلہ کن انداز میں فرمایا "کہ میں کل سے سکول نہیں آؤں گا۔" اساتذہ حتیٰ کہ پرنسپل صاحب متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور خصوصی اجازت دے کر شلوار قمیص استعمال کرنے کا کہا۔ آپ میٹرک تک سکول میں شلوار قمیص پہن کر تشریف لاتے رہے۔ اپنے خاندانی اور مشائخ کے طریقہ کے مطابق طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور تین سالہ عرصہ میں طب کا کورس مکمل کیا۔ فن طب کے بعد ماہر تعلیم علامہ ڈاکٹر پروفیسر بشیر احمد صدیقی صاحب سے علوم اسلامیہ کی کتب کا درس لیا۔ ذاتی طور پر تاریخی مذہبی اور تصوف کی کتب کا گہری نظر سے مطالعہ فرمایا۔ ۱۹۷۲ء میں والد گرامی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔ سلسلہ رشد و ہدایت کا آغاز فرمایا۔ ہزاروں لوگ آپ کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کر کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں داخل ہیں۔ اپنے مریدوں کو نماز پنجگانہ کی پابندی اور داڑھی

شریف مکمل کرنے کی ہدایت فرماتے۔ہاتھ پاؤں چومنے سے سختی سے منع فرماتے۔

☆ نباض قوم حضرت علامہ مفتی پیر ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہ سے نہایت عقیدت رکھتے تھے اور آپ کی حق گوئی اور تقویٰ پرہیزگاری مسلک حقہ اہلسنت وجماعت پر استقامت کے معترف تھے۔

☆ حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی عاجزی وانکساری کا پیکر تھے۔شریعت وسنت کی پابندی اوڑھنا بچھونا تھی۔

☆ آپ کو تصویر کشی سے سخت نفرت تھی اگر کسی محفل میں کیمرے والے آجاتے تو انہیں تصویر اُتارنے سے منع فرماتے۔ایک مرتبہ شرقپور شریف میں سالانہ عرس شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر ایک شخص کو حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ، میاں غلام احمد شرقپوری، میاں جمیل احمد شرقپوری اور میاں محمد ابوبکر صاحب کی تصاویر فروخت کرتے دیکھا۔میاں خلیل احمد صاحب کو علم ہوا تو اس شخص کو طلب فرمایا اور سختی سے روک دیا گیا۔اگر کوئی داڑھی منڈا بیعت ہونے کیلئے عرض کرتے یا مصافحہ کرتا تو پیار سے شفقت ومحبت سے داڑھی رکھنے کی تلقین فرماتے۔

☆ علمائے کرام کو سر پر پگڑی اور ٹوپی دونوں کی پابندی کا حکم دیتے۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے عجب تاثیر سے نوازا تھا کہ آپ کے متوسلین کے دل پر خاص تاثیر پیدا ہو جاتی اور سنت رسول سے اپنے چہرے سجا لیتے۔اپنے والد گرامی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کے طریقہ کے مطابق خواتین سے ہرگز ملاقات نہ فرماتے اور نہ ہی انہیں بیعت فرماتے،آپ نمود ونمائش کو ہرگز پسند نہ فرماتے۔تمام زندگی سادہ لباس میں بسر کی۔نہایت صابر وشاکر محنتی انتھک، بردبار، متحمل مزاج دور اندیش شخصیت کے مالک تھے۔۱۰ صفر المظفر ۵ جنوری بروز جمعرات صبح صادق کے وقت اپنے خالق

حقیقی سے ملے۔(اناللہ وانا الیہ راجعون o)

☆ ۶ جنوری بروز جمعہ آپ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ حافظ قاری میاں ولید احمد جواد شرقپوری نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔آپ کا جنازہ ضلع شیخوپورہ کی تاریخ میں سب سے بڑا تھا۔آپ کو دربار شیر ربانی سے متصل سپرد خاک کیا گیا۔مولا کریم آپ کے درجات بلند فرمائے، آپ کے برادران، صاحبزادگان و عقیدت مندان کو صبر جمیل دے۔آمین۔

سانحۂ ارتحال

(ماہنامہ مجلہ حضرت کرماں والا شریف)

پیکر ولایت، عالمی مبلغ و پیشوائے طریقت، ولی کامل، حضرت والا شان

پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

جمعرات 10 صفرالمظفر 1433ھ، مورخہ 5 جنوری 2012ء کی صبح 55 سال کی عمر مبارک میں اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔آپ کا وصال عقیدت مندوں اور مریدین کے لیے سانحۂ عظیم ثابت ہوا، آناً فاناً دنیا بھر میں آپ کی رحلت کی خبر پھیل گئی اور مشائخ، علماء، فضلا اور مریدین سمیت لاکھوں افراد نے نمازِ جنازہ میں شمولیت اختیار کی۔

آپ کے وصال کے سانحۂ عظیم پر شیخ المشائخ، بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف) اور مخدوم المشائخ، پیر سید صمصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی نے گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کرتے ہوئے ہزاروں وابستگانِ حضرت کرماں والا شریف کے ہمراہ نمازِ جنازہ میں شمولیت اختیار کی۔

الخطیب

یادگاری مجلّہ

منجانب مولانا اوکاوڑی عالمی اکیڈمی گلزار حبیب ٹرسٹ کراچی

ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مرشد گرامی فخر نقش بند حضرت قبلہ ثانی صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اصغر پیر طریقت حضرت قبلہ صاحب زادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کو اپنے جواں سال فرزند اکبر کی رحلت کا صدمہ دیکھنا پڑا۔ حضرت صاحب زادہ الحاج میاں خلیل احمد شرقپوری کی رحلت ان کے تمام وابستگان کے لیے شدید سانحہ ہے۔ شدید علالت کے باوجود وہ ہمہ وقت اپنے دینی مشاغل میں مصروف رہتے۔ ان کی نماز جنازہ کا اجتماع مثالی ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مولانا اکاڑوی اکادمی (العالمی) اور گلزارِ حبیب ٹرسٹ کے ارکان اور وابستگان ان بزرگوں کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کی مغفرت کے لیے دعا گو ہیں۔

حضرت پیر میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

(ماہنامہ سوئے حجاز فروری ۲۰۱۲ء)

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شرقپور شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ کے فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری (پ: ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء) تقریباً پچپن برس کی عمر میں ۵ جنوری ۲۰۱۲ء (۱۰ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ)

جمعرات کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ ایک محنتی، خلیق، شفیق، مہمان نواز، بے لوث، سادہ، دین سے محبت کرنیوالے شیخ طریقت تھے۔ شریعت وسنت کی پابندی، وعظ و نصیحت، اوراد و وظائف اور ملی امور میں دلجمعی ومستعدی سے جدوجہد کرنا ان کا شبانہ روز معمول تھا۔ جذبۂ حب الوطنی اجاگر کرنے کے لیے وہ اپنے حلقے میں بھرپور جدوجہد کرتے تھے دینی وتبلیغی حوالے سے دور دراز کا سفر کرنا ان کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ وہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ، اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ملک بھر میں خصوصی تقریبات کا انعقاد کراتے اور ان میں خود شریک ہوتے تھے۔ اعراس بزرگان دین اور وفیات کے مواقع پر خصوصیت کے ساتھ پہنچتے اور تعلق داری نبھاتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نماز جنازہ میں تاحدِ نگاہ مخلوق خدا کا انبوہِ کثیر تھا آپ کے فرزند گرامی قدر صاحبزادہ ولید احمد جو ماشاء اللہ عالم دین ہیں نے آپ کی نماز جنازہ کی امامت کا شرف حاصل کیا دنیا بھر سے ارادت مند شریک ہوئے ختم قل خوانی کے موقع پر بھی تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔

حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ

ہدیۂ اخلاص منجانب: ''محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری''

خلیل احمد مکرم شرقپوری ‏ ‏ محبِ دین و پاکستان انساں
ہوا جس میں شگفتہ وہ گلِ خوب ‏ ‏ وہ ہے شیرِ محمدؒ کا گلستاں
میاں صاحب کی بزمِ معرفت کا ‏ ‏ وہ زیبا تر چراغِ نور افشاں
فروغِ عشقِ محبوبِ خدا میں ‏ ‏ جو خدمت اُسکی وہ ہے نمایاں
رہا وہ عمدگی سے زندگی بھر ‏ ‏ قسیم مخزنِ فیضِ بزرگاں
وہ تھا اک خیر خواہِ دین و ملت ‏ ‏ رہا اس کے لیے ہر وقت کوشاں
وہ ہمدرد اُمتِ خیر البشر کا ‏ ‏ ملا تھا اُس کو نافع علم و عرفاں
سپاہِ خیر کا وہ تھا سپاہی ‏ ‏ دلاور قلعۂ حق کا نگہباں
ہوا چشمِ زمانہ سے وہ اوجھل ‏ ‏ خلیل احمد نقیبِ پاکبازاں
ملول و دل شکستہ اہلِ نسبت ‏ ‏ ارادت مند مغموم و پریشاں
قیامت تک لحد پر اُس کی برسے ‏ ‏ ترے لطف و کرم کا ابرِ نیساں
بلند اس کے ہوں جنت میں مراتب ‏ ‏ بہ حقِ جانِ رحمت، جانِ ایماں

کہی ہے ''آہ'' سے تاریخ رحلت
۶
زہے ''ذوقِ جمالِ علم و عرفاں''

۱۴۲۷+۶=۱۴۳۳ھ

منقبت اعلیٰ حضرت شیر ربانی

شرقپور میں

لگتا ہے محمد ﷺ کا دربار شرقپور میں
طیبہ کے برستے ہیں انوار شرقپور میں

آنکھوں سے پلاتے ہیں ہستی کو مٹاتے ہیں
بن جام بھی پیتے ہیں میخوار شرقپور میں

جب شیاللہ کو سائل نہ سمجھ پایا
میراںؒ کا کراتےؒ ہیں دیدار شرقپور میں

نابینا کو جب چاہیں آنکھیں وہ عطا کرنا
ہیں بھیجتے طیبہ سے سرکار شرقپور میں

دیکھا ہے یہی اکثر کچھ بن کے ہی جاتا ہے
نیت سے جو آجائے اک بار شرقپور میں

ہیو سن جاؤ و بیمار و چلے آؤ
مٹ جاتے ہیں سب صائم آزار شرقپور میں

منقبت بیادِ ولی کامل

حضرت میاں خلیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوریؒ

حضرت میاں خلیل کا غلام ہو گیا　　میرا بیڑہ پار ہو گیا
میاں صاحب سے جو پیار کر لیا　　میرا احترام ہو گیا
کیوں کہ میں میاں خلیلؒ کا غلام ہو گیا
مجھ کو کوئی جانتا نہ تھا　　ان کے صدقے نام ہو گیا
کیوں کہ میں میاں خلیلؒ کا غلام ہو گیا
حضرت میاں خلیل نے دعا کرم کر دی　　خود ہی انتظام ہو گیا
کیوں کہ میں میاں خلیلؒ کا غلام ہو گیا
سینے پر جو ہاتھ رکھ دیا　　ٹوٹے دل کا کام ہو گیا
کیوں کہ میں میاں خلیلؒ کا غلام ہو گیا
دل کی باتیں دل سے کر گئے　　اونچا نبیؐ کا نام کر گئے
کیوں کہ میں میاں خلیلؒ کا غلام ہو گیا
رنگ نسبتوں کے چڑھ گئے　　نقشبندی مجددی فیضان ہو گیا
کیوں کہ میں میاں خلیلؒ کا غلام ہو گیا
بیروزگاروں کو روزگار دے کر　　لاکھوں خاندانوں کا بیڑہ پار کر دیا
کیوں کہ میں میاں خلیلؒ کا غلام ہو گیا
اپنے در پے آنے والوں کو　　بامراد مصطفیٰ ﷺ کا غلام کر دیا
کیوں کہ میں میاں خلیلؒ کا غلام ہو گیا
رمضان فیض ہے اجاگر آپ پر　　کام جو کلام ہو گیا
کیوں کہ میں میاں خلیلؒ کا غلام ہو گیا

قطعاتِ تاریخہائے وصال

"عکسِ فخرالمشائخ" — 2012ء

"زبدۂ زہادِ شرق پور شریف" — 1433ھ

"سلیم الطبع صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری"

2012ء

(1)

دنیا سے اُٹھ گیا ہے اک حق پرست انساں — تاراج اُس کے غم نے کردی حیات، کہیئے

مجوز، سالِ رحلت سالارِ شرقپور کا — "میاں خلیل احمد، والا صفات" کہیے

1433ھ

(2)

کیونکر نہ ان کے غم میں گریاں نیاز مند ہوں — کر کے گئے ہیں سونی وہ محفلِ عقیدت

کہہ دو "بہارِ عرفاں، میاں خلیل احمد" — مجور، تاجدارِ طریقت کا سالِ رحلت

1433ھ

سید عارف محمود مجور رضوی

گجرات

شجرہ نسبی صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوریؒ

حافظ محمد ہاشم

حافظ محمد

حافظ صالح محمد

حافظ محمد عمر

حافظ محمد حسین

میاں عزیز الدین

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد

میاں غلام اللہ

میاں جمیل احمد (فخر المشائخ)

میاں سعید احمد — میاں خلیل احمد — میاں جلیل احمد

میاں ولید احمد — میاں محمد صالح

سالانہ عرس مبارک

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری

نقشبندی مجددیؒ

کا سالانہ ختم مبارک ربیع الاول کے

تیسرے جمعۃ المبارک کو شرقپور شریف میں منعقد ہوگا۔

دعا قبل از نمازِ جمعۃ المبارک ہوگی

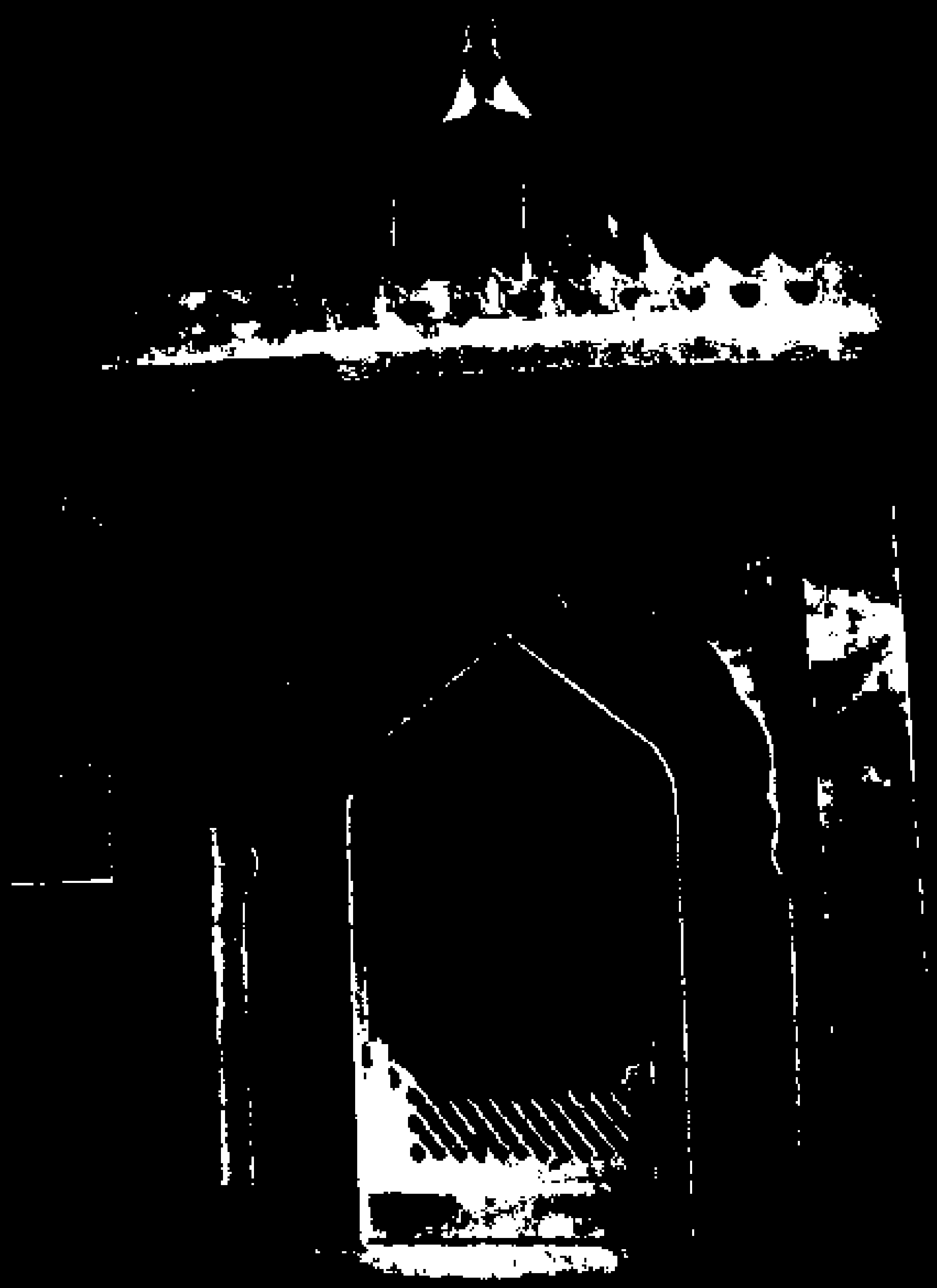
منجانب:

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ

056-2591054, 0300-4243812

مزار مبارک حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ





منجانب: خدام آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ پاکستان